داڑھی کے فضائل و مسائل

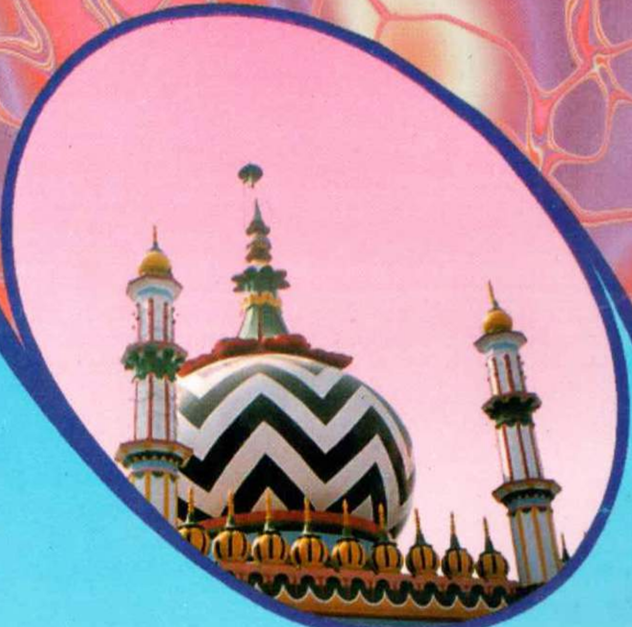

از: اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر: رضا اکیڈمی بمبئی

سلسلہ اشاعت نمبر ۱۶۳

حامداً ومصلیاً ومسلماً

داڑھی کا بڑھانا واجب ہے اور حد شرع سے کم کرنا حرام ہے ۱۸ اٹھارہ آیتیں ۷۲ بہتر

حدیثیں ساٹھ ارشادات علماء اسکے ثبوت میں موجود ہیں

جن کو حضور پرنور اعلیحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالے عنہ

نے اپنے مبارک رسالہ مسمّٰی بنام تاریخی

لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحیٰ

۱۳ ـــــــ میں جمع فرمایا ـــــــ ۱۵ھ

تصنیف

اعلیحضرت امام اہلِ سُنت مجدد دین وملت

مولانا شاہ احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بفیض حضور مفتی اعظم علامہ حضرت شاہ محمد مصطفٰے رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۳

فون: ۳۷۰۲۲۹۶

14/-

استفتاء

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ولید کہتا ہے داڑھی منڈوانا حرام نہیں الحرام ماثبت ترکہ بدلیل قطعی لاشبھۃ فیہ حرام وہ جس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو قرآن شریف میں تو اسکا کہیں حکم ہی نہیں باابن ام لاتاخذ بلحیتی سے کوئی حکم نہیں نکلتا بلکہ ایک بات ہمارے لئے مفید البتہ پیدا ہوتی ہے کہ داڑھی بڑھانا بعض وقت مضر ہو جاتا ہے دشمن نے بڑی داڑھی پکڑ کر مارنا شروع کیا تو پٹنا ہی پڑا سنن ابی داؤد میں یوں مروی ہے عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ الخ حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل وداؤد بن شعیب قالا حدثنا حماد عن علی بن زید عن سلمۃ الخ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قال عن من الفطرۃ المضمضۃ والاستنشاق بالماء فلم یذکر واعفاء اللحیۃ وروی نحوہ عن ابن عباس قال خمس کلها فی الرؤس وذکر فیہ الفرق ولم یذکر اعفاء اللحیۃ قال ابوداود وروی نحوہ حدیث حماد عن طلق بن حبیب ومجاهد عن المزنی قولهم ولم یذکرا عفاء اللحیۃ حاصل اسکا یہ کہ ان نودس رواۃ نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں کیا بلکہ اس کی جگہ مانگ کو فرمایا اس سے بھی معلوم ہوا کہ داڑھی بڑھانا بھی ویسی ہی سنت ہے جیسے مانگ کا رکھنا معہٰذا یہ حدیث مختلف فیہ تو ضرور ہے پس لائق اعتبار نہ رہی پھر صحیح بخاری میں یوں ہے خالفوا المشرکین قصوا الشوارب واعفوا اللحی مخالفت کرو مشرکین کی ترشواؤ مونچھ اور بڑھاؤ داڑھی خالفوا المشرکین یہ جملہ نفیس نظر اس واسطے کہ بعض مشرکین داڑھی بڑھاتے رہتے ہیں پس ان کی مخالفت یہ ہے کہ داڑھی منڈواؤ اور بعض منڈواتے ہیں تو ان کی مخالفت یہ ہے

کہ بڑھاؤ بہر حال بڑھانے اور منڈوانے والے دونوں "خالفوا المشرکین" میں داخل ہیں کیونکہ مخالفت کا حکم عام ہے جس مشرک کی چاہیں مخالفت کریں باقی رہا اسکا جواب "قصوا الشارب واعفوا اللحی" مخفی نہ رہے کہ انبیاء علیہم السلام ہمیشہ درستگی اخلاق کے لئے مبعوث ہوتے اس لیے ہمارے پیغمبر آخرالزماں بھی مبعوث ہوئے ان پر دین کامل اور نبوت ختم ہوگئی الیوم اکملت لکم دینکم آج کے دن ہم نے تمہارا دین تم پر کامل کر دیا داڑھی بڑھانا اخلاق میں داخل ہے تو باوجود اس کے قرآن کامل کتاب اللہ کی ہے اخلاقی احکام سے خالی ہے تو دین کامل نہ ٹھہرا لا محالہ کہنا پڑے گا کہ یہ اخلاق میں داخل نہیں اور اس سے ہمارا مطلب حاصل ہو جاتا ہے داڑھی بڑھانا مستحب البتہ ہے یا بہت ہوگا تو سنت لیکن یہ بھی حد اعتدال تک ہے

ریش باید ت دو سہ موئی و زنخداں پوشی ۔۔۔ نہ کہ در سایۂ او بچہ دہد خر گوشی

قول عرب ہے من طال لحیتہ فقد نقص عقلہ بفرض محال تسلیم بھی کریں کہ داڑھی بڑھانا فرض یا منڈوانا حرام ہے تو اسکا یہ جواب ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے واذا حللتم فاصطادوا یعنی احرام سے فارغ ہونے کے بعد شکار کرو شکار کرنا صیغۂ امر میں فرمایا گیا جو علامت فرضیت ہے لیکن آجتک اس پر عملدرآمد نہ ہوا سبب اسکا یہ ہے کہ یہ حکم طبائع پر موقوف رکھا گیا ہے کہ جی چاہے تو شکار کرو حاصل یہ کہ شریعت کے بعض احکام ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا نہ کرنا موجب عتاب شرعی نہیں، فرضیت یا حرمت قرآن ہی سے ثابت ہو سکتی ہے یا حدیث متواتر یا مشہور ہو۔ حرام فرض کے مقابلہ میں آتا ہے تو جب داڑھی منڈوانا حرام ہوا تو رکھنا فرض ہوا مگر فرض کسی نے نہ لکھا ہے

ز قرآں سخن گفتہ ام وز حدیث سخن راست گر تو بگوئی ہمے پس اعفائے لحیہ چرا گوئی فرض گر ایدوں کہ قرآں ہمی کامل است	سر از من نہ پیچد جز ابلہ خبیث بدست حقائق بپوئی ہمے! تننت را خباثت مگر گشت مرض پس اعفائی لحیہ چرا مضمر است

انتہی: یہ قول ولید کا کیسا اور داڑھی منڈوانے کا حکم کیا ہے۔ بینوا توجروا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ الذی ھدٰنا للاسلام ووفقنا لاقتفاء اٰثار انبیائہ الکرام واجتناب اقذارہ الکفرۃ الانجاس الارجاس اللیام ۞ وافضل الصلوات والسلام سید الھادین الی سبل السلام ۞ الذی اوتی القراٰن ومثلہ معہ فی احکام الاحکام وان رغم انف الملحدین فی الدین المارقین الطغام وعلٰی اٰلہ واصحابہ المتادبین باٰدابہ الذین اداروا بالقتل والاسر والھدم الرحی علی الجمع المقبوح المنبوح المحلوق اللحی من علوج الارذام ومجوس الاعجام فصلی اللہ تعالٰی علی الحبیب واٰلہ مظاھر جمالہ وعلینا معھم الی یوم القیام

الجواب ــــــــــــــــ

رب انی اعوذبک من ھمزات الشیٰطین واعوذبک رب ان یحضرون قال ربنا تبارک وتعالٰی واعرض عن الجٰھلین۔ جاہلوں سے منہ پھیرے ولید پلید جس کی علمی لیاقت پر ماشاء اللہ خود اسی تحریر کا ایک ایک فقرہ گواہ (۱) خاک بر سر مضامین الفاظ تک ٹھیک نہیں نثر نثرۂ نثار نظم نظم پر دیں (۲) عبارت ماثبت ترکہ ترجمہ جس کی حرمت (۳) اصل عبارت خود مفسر مقصود کہ ترک حلق یقیناً قطعاً متواتر بلکہ ضروریاتِ دین سے ہے (۴) ترجمہ دیکھئے تو دور موجود کہ حرام کی حد میں حرمت ماخوذ (۵) سنن ابی داؤد شریف سے نقل میں عجب مضحکہ خیز جہل وسفاہت کچھ از روئے چالاکی کچھ براہِ جہالت اصل حدیث حسن متصل مسند کہ نہ صرف سنن ابی داؤد بلکہ صحیح مسلم وسنن نسائی وجامع ترمذی وسنن ابن ماجہ ومسند امام احمد وغیرہا اجلۂ کتب معتمدہ مشہورہ میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی کہ خود حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں دس چیزیں اصل فطرت وشرائع قدیمہ مستمرۂ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والتحیہ سے ہیں از انجملہ لبیں کتروانی اور داڑھی بڑھانی یہ حدیث جلیل جسے امام مسلم نے اپنے صحیح میں تخریج فرمایا امام ابوداؤد نے سکوت کیا امام ترمذی نے ھذا حدیث حسن کہا اس کی وتحدت چھپانے کو سند تو سند یہ بھی نقل نہ کیا کہ کس کی روایت ہے (ام المومنین) کس کا

ارشاد ہے (حضور افضل المرسلین صلی اللہ تعالٰے علیہ وعلیہم وعلیہما وسلم) دوسری حدیث کہ خود نفس اسناد میں امام ابو داؤد نے اس کی سند میں ارسال یا انقطاع کا پتہ بتادیا تھا تابعی تک رکھتے ہیں تو مرسل ہوتی ہے صحابی تک پہنچاتے ہیں تو منقطع ہوئی جاتی ہے۔ ناقل عاقل ابتدا سے اس کی سند نقل کر لایا جب اس پر آیا صاف قطع کر کے الی آخرہ پردہ چھپایا۔ حالانکہ اہل علم کے نزدیک اسی قدر نقل اسکا حال جاننے کو بس تھی ارسال وانقطاع سے قطع نظر کیجئے خود سند میں سلمہ بن محمد مجہول اور علی بن جدعان شیعی ضعیف واقع۔ اصل عبارت سنن ابی داؤد یہ ہے حدثنا موسٰی بن اسمٰعیل وداود بن شبیب قالا ثنا حماد عن علی بن زید[1] عن سلمۃ[2] بن محمد بن عمار بن یاسر قال موسٰی عن ابیہ[3] وقال داود عن عمار[4] بن یاسر رضی اللہ تعالٰی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال ان من الفطرۃ المضمضۃ والاستنشاق فذکر نحوہ ولم یذکر اعفاء اللحیۃ وزاد والختان (الخ ۶) پھر اس حدیث کو اس کے مخالف سمجھنا کیسی جہالت ہمیزہ اس میں تو خود من تبعیضیہ موجود ہے کہ فرمایا خصال فطرت سے بعض چیزیں یہ ہیں خود معلوم ہوا کہ بعض اور بھی ہیں تو داڑھی بڑھانے کا اس میں ذکر نہ آنا حدیث ام المومنین کا کب مخالف ہو سکتا ہے۔ اور یہ تو جاہلوں سے کیا کہا جائے اہل علم جانتے ہیں کہ ایسی جگہ عدد میں بھی حصر مقصود نہیں ہوتا بلکہ اعانت ضبط وحفظ کے لئے صرف مذکورات کا شمار کرنا لہذا ہم اس حدیث دوم کی زیادات یعنی ختان واستصاح کو بھی خصال فطرت سے مانتے ہیں اور حدیث اول کو با آنکہ اس میں عدد مذکور ہے اسکو نافی نہیں جانتے عشر من الفطرۃ نہیں الفطرۃ عشر ہوتا جب بھی زیادہ کے منافی نہ تھا لہذا ابوبکر بن العربی نے شرح ترمذی میں خصال فطرت کا عدد تیس تک پہنچایا۔ اتحاف السادۃ المتقین میں ہے مفہوم العدد لیس بحجۃ لانہ اقتصر فی حدیث ابی ھریرۃ علی خمس وفی حدیث ابن عمر علی ثلث وفی حدیث عائشۃ علی عشر مع ورود غیرھا وقد تقدم انھا ثلثۃ عشر واوصلھا ابوبکر بن العربی الی ثلثین فتاوائے نفر کے مجلد رابع میں مسئلہ بوجوہ

[1] ضعیف من الرابعۃ ۱۲ [2] مجہول من الخامسۃ [3] مقبول من الثالثۃ ۱۲ تقریب

[4] روایۃ عن جدہ مرسلۃ ۱۲ میزان

فضیلت حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم اور تفصیل بازغ دیکھنی ہو تو فقیر کا رسالہ البحث الفاحص عن طرق احادیث الخالص ملاحظہ کیجئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے کبھی فرمایا فضلت علے الانبیاء بست میں چھ باتوں میں تمام انبیاء پر فضیلت دیا گیا۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰے عنہ کبھی فرمایا اعطیت خمسًا لم یعطھن احد من قبلی مجھے پانچ چیزیں وہ عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں الشیخان عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک حدیث میں ہے۔ فضلت علی الانبیاء بخصلتین میں انبیاء پر دو باتوں میں فضیلت دیا گیا البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰے عنہ دوسری میں ہے ان جبرئیل بشرنی لم یوتھن نبی قبلی جبرئیل نے مجھے دس چیزوں کی بشارت دی کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں ابن ابی حاتم وعثمٰن الدارمی والبونعیم عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالٰے عنہ طرفہ یہ کہ ان سب احادیث میں نہ صرف عدد کہ معدود بھی مختلف ہیں کسی میں کچھ فضائل شمار کئے گئے کسی میں کچھ۔ کیا یہ حدیثیں معاذ اللہ باہم متعارض سمجھی جائیں گی یا دو یا دس ہی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی فضیلتیں منحصر حاش للہ ان کے فضائل نا مقصور اور خصائص نامحصور بلکہ حقیقتًا ہر کمال ہر فضل ہر خوبی میں عمومًا اطلاقًا انہیں تمام انبیاء ومرسلین وخلق اللہ اجمعین پر تفصیل تام وعام ومطلق ہے کہ جو کسی کو ملا وہ سب انہیں سے ملا اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا ؏

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

بلکہ انصافًا جو کسی کو ملا آخر کس سے ملا کس کے ہاتھ سے ملا کس کے طفیل میں ملا کس کے پرتو سے ملا اسی اصل ہر فضل ومنبع ہر جود وسر ایجاد وتخم وجود سے صلی اللہ تعالٰے علیہ وعلیہم وسلم ؎ فانما اتصلت من نورہ بھم ٭ انما مثلوا صفاتک للناس ٭ کما مثل النجوم الماء ٭ یہ تقریر فقیر نے اس لئے ذکر کی کہ حدیث خمس من الفطرۃ یا الفطرۃ خمس یا قول ابن عباس خمس کلھا فی الراس دیکھ کر سفہا کو سودا نہ اچھلے (۷) کمال سفاہت یہ کہ ایک سند کے سب راویوں کو جدا جدا شمار کر کے حکم لگا دیا ان نو دس رواۃ نے یوں روایت کی حالانکہ سلسلۂ سند میں اگر یکے از دیگرے ہزار تک عدد رواۃ پہنچے تو وہ ایک ہی راوی کی روایت ہے اس میں تعدد نہیں ہو سکتا جب تک مرتبۂ واحدہ میں متعدد راوی

نہ ہوں ورنہ سند عالی سے نازل اشرف ہو خصوصًا ان کے نزدیک جو کثرت رواۃ سے ترجیح مانتے ہیں حالانکہ یہ بالبداہۃ باطل وہ تو خیر گزری کہ یہ شخص خود سلمہ تک کوئی سند متصل نہ رکھتا تھا ورنہ آپ سمیت کوئی تیس چالیس گن دیتا کہ اتنے راویوں نے اعفاء ذکر نہ کیا (۸) کچھ پڑھا لکھا ہوتا تو اپنی ہی نقل کردہ عبارت دیکھتا کہ ابوداؤد نے لم یذکر اعفاء اللحیۃ بصیغۂ واحد فرمایا ہے کہ اس راوی نے اعفاء لحیہ کا ذکر نہ کیا یا لم یذکروا بصیغۂ جمع۔ ظاہرا اپنی نقل میں جو "لم یذکروا اعفاء اللحیۃ" واقع ہوا واؤ عاطفہ کو واؤ جمع سمجھا اور سابق ولاحق کے تمام صیغ مفردہ ذکر زاد قال لم یذکر سے آنکھیں بند کرکے صاف "لم یذکروا" بنالیا کہ تمام رجال سند کو شامل ہو (۹) لطیف تر یہ کہ ان سب رواۃ نے یہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس حدیث میں داڑھی بڑھانے کا ذکر نہ کیا بے علم بے چارہ "قولہم" کے معنی بھی نہیں جانتا اور ناحق وناروا آثار موقوفہ ومقطوعہ کو قول رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ٹھہرائے دیتا ہے ابن عباس صحابی ہیں اور مجاہد وبکر وطلق تابعین یہ آثار خود انہیں حضرات کے اپنے قول ہیں نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ارشاد۔

تنبیہ: طلق سے ان کا قول بھی دونوں طرح مروی نسائی نے بسند صحیح ان سے دس کامل روایت کیں جن میں تقصیر اللحیۃ موجود (۱۰) لطف بر لطف یہ کہ ان سب نے اس کی جگہ مانگ روایت کی اللہ اللہ اتنا بے ادراک اور ایسا بیباک ذرا کسی ذی علم سے عبارت ابی داؤد کا ترجمہ کرا کر دیکھے کہ وہ مانگ کا ذکر صرف اثر ابن عباس میں بتاتے ہیں یا ان سب کی روایت یہی ٹھہراتے ہیں بے علم کے نزدیک گویا عدم ذکر اعفاء لحیہ کے معنی ہی یہی ٹھہرے ہیں کہ اس کی جگہ مانگ کا ذکر کیا (۱۱) جب جہالت کی یہ حالت تو اس کی کیا شکایت کہ اپنے اس زعم باطل پر فرق واعفاء کا ذکر وشمار میں متبادل سمجھ کر دونوں کا حکم یکساں ٹھہرا دیا ایسا ہونا بھی تو اسکا حاصل صرف اتنا نکلتا کہ جس بات کا یہاں تذکرہ ہے یعنی خصال فطرت سے ہونا اس میں دونوں شریک ہیں نہ یہ کہ سب احکام میں یکساں ہیں عمدۃ القاری وفتح الباری وارشاد الساری شروح صحیح بخاری وغیرہا کتب کثیرہ میں ہے واللفظ للخطیب ھذہ الخصال منہا ما ھو واجب کالختان ومنہا مندوب ولا مانع من اقتران الواجب بغیرہ کما قال تعالٰی کلوا من ثمرہ اذا

اثمر والواحقه یوم حصادہ فایتاء الحق واجب والا کل صباح (۱۲)، پھر چالاکی یہ
کہ اس کے متصل جو امام ابوداؤد نے دوسری حدیث مرفوع سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
اور ایک اثر امام ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ذکر کیا کہ ان میں بھی داڑھی بڑھانے کو شمار
فرمایا ناقل عاقل اسے اڑا گیا عبارت سنن یہ ہے وفی حدیث محمد بن عبد اللہ بن ابی
مریم عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واعفاء
اللحیۃ عن ابراھیم النخعی نحوہ وذکرا عفاء اللحیۃ والختان (۱۳)، کمال جہالت
دیکھئے کہ اپنے مقام اجتہاد سے تنزل کر کے داڑھی بڑھانے کو فرض منڈانے کو حرام تسلیم
کر... اس تسلیم کی مقصد... پر امر اباحت کے لئے ہونے سے جواب دیتا ہے
بے عقل سے کون کہے کہ جب حرمت تسلیم پھر اباحت کہاں (۱۴-۱۵-۱۶) اللہ عزوجل کے
پاک مبارک رسولوں سے استہزا انہیں بے اعتدالی کا مرتکب بتانا شرع مطہرہ کو بے اعتدالیوں
کا پسند کرنے والا ٹھہرانا۔ سیدنا موسٰی کلیم اللہ و ہارون نبی اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام کی
نسبت وہ ملعون الفاظ کہ دشمن نے بڑی داڑھی الخ ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ریش مطہر
بڑی ہونا قرآن عظیم سے ثابت جان کر پھر وہ ناپاک ملعون شعر دو تین بال پر اعتدال بند اور شریعت
وانبیاء کو بڑھانا پسند ان باتوں کا جواب کفرستانِ ہند میں کیا ہو سکتا ہے مگر صبح قیامت
قریب ہے وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ
وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
جب جہل و جہالت و شیوۂ جاہلیت و بیقیدی و جرأت کی یہ نوبت تو کلام و خطاب کا کیا محل اور
حق کے حضور گردن جھکانے کی کیا امید مگر قرآن عظیم نے جہاں اعراض کا حکم بتایا فاصدع بما
تؤمر و لتبیننہ للناس بھی ارشاد فرمایا لہٰذا ایضاح حق و ازاحت باطل و استیصال شبہات
و استحصال دلائل کے لئے یہ چند تنبیہیں مکتوب اور مسلمانوں کے حق میں حضرت حق سے
حق پر استقامت مطلوب وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ؛

تنبیہ اوّل: مسلمانو تمہارے رسول اکرم سید عالم عالم اعلم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو
رب عزوجل نے علم اولین و آخرین عطا فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر یہ قرآن عظیم

آمارا تِبۡیَانًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ ہر چیز کا روشن بیان تفصیل کل شی ہر شے کی کامل شرح مَا فَرَّطۡنَا فِی الۡکِتٰبِ
مِنۡ شَیۡءٍ ہم نے کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا اس بیں تمام احکام جزئیہ تفصیلیہ ہی نہیں بلکہ ازلًا
ابدًا جمیع کوائن وحوادث بالاستیعاب موجود ہیں امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے مروی کہ حضور
پرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں کتاب اللہ فیہ نبأ ما قبلکم وخبر
ما بعدکم وحکم ما بینکم قرآن اس میں خبر ہے ہر اس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اس شے
کی جو تمہارے بعد ہے اور حکم ہے ہر اس امر کا جو تمہارے درمیان ہے "رواہ الترمذی" عبداللہ ابن
عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما فرماتے ہیں لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ اگر میرے
اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو میں قرآن عظیم میں اسے پالوں" ذکرہ ابن ابی الفضل المرسی نقل عنہ فی
الاتقان" امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں لو شئت لاوقرت من تفسیر
الفاتحۃ سبعین بعیرا میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھر دوں ایک اونٹ
کے من بوجھ اٹھاتا ہے اور ہر من میں کے ہزار اجزا حساب سے تقریبًا پچیس لاکھ جز آتے ہیں
یہ فقط سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی پھر یہ علم، علمِ علی ہے اور اسکے بعد علمِ عمر
اس کے بعد علمِ صدیق کی باری ہے" ذہب عمر بتسعۃ اعشاء العلم" عمر علم کے نو حصے لے گئے" کان
ابوبکر اعلمنا"، ابو بکر سب میں زیادہ علم ابو بکر کو تھا۔ پھر علم نبی تو علم نبی ہے صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم
عرض عظیم وفرقان کریم میں سب کچھ ہے جسے جتنا علم اتنی ہی فہم جسقدر فہم اسی قدر علم وَتِلۡكَ
الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعۡقِلُهَاۤ اِلَّا الۡعٰلِمُوۡنَ ہ کہا وتیں ارشاد تو سب کے لئے ہوئی ہیں
پر ان کی سمجھ انہیں کو ہے جو علم والے ہیں پھر علم کے مدارج بیحد متفاوت وفوق کل ذی علم علیم
عالم امکان میں نہایت نہایات حضور سید الکائنات علیہ وعلٰی آلہ افضل الصلوات والتحیات ولہذا
ارشاد ہوا اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ لِتَحۡكُمَ بَيۡنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰٮكَ اللّٰهُ حضور کا
جو کچھ حکم جو کچھ رائے جو کچھ طریقہ جو کچھ ارشاد ہے سب قرآن عظیم سے ہے اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الۡمُنۡتَهٰى
سب قرآن عظیم سے ہے اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الۡمُنۡتَهٰى سب قرآن عظیم میں ہے ان ھو الا وحی یوحی

سے ذکر الامام السیوطی ہذہ الآیۃ فی النوع الخامس والستین من کتابہ الاتقان
مفید ان المراد بالکتاب القرآن ۱۲

مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے علم تام وشامل سے جانا کہ آخر زمانہ میں کچھ بد دین مکار بد لگام فاجر ایسے آنے والے ہیں کہ ہمارا جو حکم اپنی اندھی آنکھوں سے بظاہر قرآن عظیم میں نہ پائیں گے منکر ہو جائیں گے بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ ولما یأتھم تاویلہ کذلک کذب الذین من قبلھم فانظر کیف کان عاقبۃ الظلمین لہذا حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا الا انی اوتیت القراٰن ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القراٰن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ۔
سن لو مجھے قرآن عطا ہوا اور قرآن کے ساتھ اسکا مثل خبردار نزدیک ہے کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لیے رہو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو جو حرام پاؤ اسے حرام مانو حالانکہ جو چیز رسول اللہ نے حرام کی وہ اسی کی مثل ہے جو اللہ نے حرام فرمائی "رواہ الائمۃ احمد والدارمی وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ بالفاظ متقاربۃ عن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالٰی عنہ" اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم لا الفین احدکم متکئا علی اریکتہ یاتیہ الامر من بما امرت بہ او نھیت عنہ فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ خبردار میں نہ پاؤں تم میں کسی کو اپنے تخت پر تکیہ لگائے کہ میرے حکم سے کوئی حکم اس کے پاس آئے جس کا میں نے امر فرمایا اس سے نہی فرمائی ہو تو کہنے لگے میں نہیں جانتا ہم تو جو کچھ قرآن میں پائیں گے اسی کی پیروی کریں گے "رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ والبیھقی فی الدلائل عن ابی رافع رضی اللہ تعالٰی عنہ" اور ایک حدیث میں ہے حضور والا صلاۃ اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ نے فرمایا ایحسب احدکم متکئا علی اریکتہ یظن ان اللہ لم یحرم شیئا الا ما فی ھذا القراٰن الا انی واللہ قد امرت ووعظت ونھیت عن اشیاء انھا کمثل القراٰن او اکثر کیا تم میں سے کوئی اپنے تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے کہ اللہ نے بس یہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہوئی ہیں سن لو خدا کی قسم میں نے حکم دیے اور نصیحتیں فرمائیں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیا کے برابر بلکہ بیشتر ہیں "رواہ ابوداؤد عن العرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالٰی عنہ" اس منکر کا داڑھی بڑھانے کے حکم کو کہنا

قرآن میں کہیں نہیں اور اسی بنا پر احادیث صحیحہ سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو یہ کہہ کر رد کر دیناکہ داڑھی بڑھانا اخلاق میں ہوتا تو قرآن میں کیوں نہ آتا وہی پیٹ بھرے بے فقرے بے نصیب بے بہرے کی بات ہے جس کی پیشین گوئی حضور عالم ماکان و مایکون فرما چکے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔ سچ فرمایا رب جل وعلا نے فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما۔ قرآن عظیم قسم کھاکر فرماتا ہے کہ اے نبی جب تک تیری باتیں دل سے نہ مان لیں ہرگز مسلمان نہ ہوں گے طوطے کی طرح زبان سے لاکھ کلمہ رٹے جائیں کیا ہوتا ہے ::

تنبیہ دوم :۔ مسلمانو یہ گمراہ قوم جن کی پیشین گوئی احادیث مذکورہ میں گزری صرف حدیثوں ہی کے منکر نہیں بلکہ حقیقتاً قرآن عظیم کو عیب لگانے والے اور دین متین کو ناقص و ناتمام بنانیوالے ہیں ۔حدیثیں تو یوں چھوڑ دیں کہ انبیاء صرف درستی اخلاق کے لئے آتے ہیں حدیثوں کی باتیں اخلاق سے ہوتیں تو قرآن میں کیوں نہ آتیں ورنہ قرآن اخلاقی احکام سے خالی اور دین ناقص ٹھہرتا ہے جب مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی حدیثیں یوں بیکار گئیں پھر اور کسی بات کا کیا ذکر فبای حدیث بعدہ یومنون اب گنتی کے وہ احکام رہ گئے جن کی صاف صریح تصریح کتاب اللہ میں ہے ان کے سوا سب اخلاق سے خارج تہذیب و اخلاق کے ہزاروں احکام جن میں کوئی ذی عقل نزاع نہ کر سکے معاذ اللہ اسلام کے نزدیک مہمل و معطل اور تمامی دین باطل و مختل مثلاً مردوں کا داڑھی مونچھ منڈواکر بال بڑھاکر چوٹی گندھواکر ہاتھ پاؤں میں مہندی رچاکر زنانہ کپڑے گوٹہ پٹھے مسالیکے پہن کر سر سے پاؤں تک جڑاؤ گہنوں سے بن ٹھن کر ہزاروں کے مجمع میں ناچنا بھاؤ بتانا کس آیت میں حرام لکھا ہے اعضائے رجولیت کٹاکر زنخہ بننا ناک پر انگلی رکھ کر تالیاں بجانا کس سورت میں منع آیا ہے۔ وعلیٰ ہذا القیاس ہزاروں افعال وسواس خناس اب منکر متکبر سے پوچھا جائے کہ ان افعال اور ان کے امثال کو معاذ اللہ ملت اسلام میں حلال بتاکر دین کو عیاذاً باللہ سخت بیہودہ و نامہذب بنائے گا یا شرعاً شرعی حرام ٹھہراکر نصوص قرآنیہ خالی پاکر معاذ اللہ قرآن عظیم کو ناقص ناتمام بتائیگا ایسے حضرات کی تمام جدید تحقیقات شقیہ کا اندرونی بخار وہی پادریوں کو خفیہ اعانت دینا اور دین متین کا مضحکہ اڑانا ہوتا ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب

ینقلبون بہت اچھا اگر داڑھی منڈوانا حرام نہیں کہ قرآن عظیم میں اس کے احکام نہیں تو جہاں
اس پر عمل ہے یہ پوری شرافت کے افعال بھی برت کر دکھادیں ٹخنان کی تحریم بھی قرآن میں کہیں
نہیں پوری ہی گائے نہ کھایئے کہ دین نیچر کے کامل مومن کہلایئے اچھا نہ سہی قرآن میں کہیں ناک
کٹانا بھی حرام نہیں لکھا الانف بالانف میں دوسرے کی ناک کاٹنے پر سزا ہے اپنی قطع کرانے
کا ذکر کیا ہے ایک کاٹ کر دوسری کہاں سے لائے گا کہ الانف بالانف کا محل پائے گا جہاں
داڑھی منڈوائی ہے یہ اونچی گوٹ آنکھوں کی اوٹ جس نے ناحق چہرہ ہموار کر رکھا ہے اسے بھی
دھنا بتائیں لوگ چار ابرو کا صفایا ہوتے ہیں یہ پانچوں گانٹھ کمیت ہو جائیں خیر آپ اس پر عمل
نہ کریں مگر آپ کی تحریر تو ضرور ہانکے پکارے کہے گی کہ دین اسلام ایسا ناقص دین ہے جس میں
ناک کٹانا حرام نہیں یا قرآن عظیم ایسی کتاب ہے جس میں ایسے جرموں پر کچھ الزام نہیں :
تنبیہ سوم:۔ منکر مستکبر کا اثبات حرمت میں قرآن عظیم کے ساتھ حدیث متواتر و مشہور کا نام لے
دینا محض عیاری و دنیا سازی یا عجب کورانہ تناقض بازی ہے ہم پوچھتے ہیں جو کسی حدیث متواتر
یا مشہور میں آئے قرآن عظیم میں بھی موجود ہے یا نہیں اگر ہے تو حدیث کی کیا حاجت اور اس تردید
سے کیا منفعت اور اگر نہیں تو اب پوچھا جائیگا کہ وہ حکم داخل اخلاق ہے یا نہیں اگر ہے تو قرآن
عظیم احکام اخلاقی سے خالی اور دین معرض نقص و بیکیالی اور نہیں تو تمہارا مطلب حاصل کہ
ایسے حکم کا شرعی ہونا باطل بہت ہو تو مچھلی کا سا شکار سہی حرمت فرضیت کس نے کہی
مسلمانو دیکھتے جاؤ کہ ان حضرات کے تمام خیالات کا حاصل بیحاصل وہی ابطال شرع
مطہرہ و اکمال بیقیدی اہل نیچر ہے و بس و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ::
تنبیہ چہارم:۔ بعینہ اسی دلیل سے اجماع بھی باطل پھر قیاس کس گنتی شمار میں رہے اور
امر قرآنیہ منکر نے اذا حللتم فاصطادوا سے ان کا جواب بھی گڑھ دیا ہر امر میں یہی
احتمال قائم کیا معلوم کہ یہ انہیں احکام میں ہو جن کا نہ کرنا عقاب در کنار موجب عتاب بھی
نہیں پھر ایک یہی چلتا فقرہ تمام نواہی قرآنیہ کو بھی بس ہے کہ جس طرح امر کبھی اباحت کے
لئے ہوتا ہے یونہیں نہی بھی ارشاد ہوتی ہے غرض ایک ہی کرشمے میں شریعت محمدیہ کے تمام
اوامر و نواہی بیکار و معطل ہو کر رہ گئے سچ ہے انسانی آزادی اسی کی منادی قید ملت کہاں کی

علت مگر افسوس یہ کہ آنکھوں کے اندھے عقل کے اوندھے سمجھے کہ آزاد ہوئے اور حقیقت دیکھو تو برباد ہوئے اللہ واحد قہار کی بندگی سے سر نکالا اور ابلیس لعین کا پٹا گلے میں ڈالا بندگی تو بہر حال رہی اللہ کی نہیں ابلیس کی سہی ع

ببیں کہ از کہ بریدی و باکہ پیوستی

تنبیہ پنجم:۔ مخالفت مشرکین کے وہ معنی لینا اور داڑھی رکھنے منڈانے دونوں میں مخالفت بتانا کلام پاک حضور سید لولاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کھلا استہزاو تمسخر ہے اللہ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا ارشاد اطہر اور ایک ناپاک بیباک بے تمیز بے ادراک کا کہنا کہ نیبہ نظر پھراسے دیدۂ و دانستہ بازیچہ بنانا یُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ کا شیوہ دکھانا اولاً دنیا میں کون اندھے سے اندھا خلاف مشرکین کا یہ مطلب سمجھے گا کہ مشرکین روٹی کھاتے ہیں تم بھوکے رہو وہ پانی پیتے ہیں تم پیاسے مرو خلاف مشرکین شعار مشرکین میں ہے نہ یہ کہ کوئی مشرک ہمارے بعض افعال اختیار کرے یا جس فعل کو ہماری شرع مطہر نے پسند فرمایا وہ کسی فرقۂ مشرکہ سے بھی واقع ہو تو ہم چھوڑ دیں ثانیاً یہی معنی مراد ہوتے تو معاذ اللہ حکم کس قدر فضول و نہمل تھا جو بات ایک کام کرنے تو بھی حاصل نہ کرنے تو بھی حاصل اس کے لئے اس کام کا حکم دینا تحصیل حاصل ثالثاً ترجیح بلا مرجح اس کے عکس کا کیوں نہ حکم ہوا کہ خلاف مشرکین اس میں بھی تھا رابعاً بلکہ ترجیح مرجوح کی داڑھی منڈے مشرک مہینوں کی راہ دور ایران وغیرہ میں تھے اور داڑھی والے اہل عرب اپنے ہی وطن میں اپنے ہی شہروں میں تو خلاف مشرکین انہیں کے خلاف میں ظاہر ہوتا یوں تو کوئی ایرانی کبھی اتفاق سے آجاتا تو اپنی مخالفت پاتا پھر بھی خلاف مذہبی نہ سمجھتا بلکہ قومی و ملکی کہ اس ملک کے مسلم وکافر سب کو اپنے خلاف دیکھتا خامساً اللہ اکبر اگر حدیث فقط اسقدر ہوتی کہ خالفوا المشرکین کا خلاف کرو تو شاید کسی کجے جنونی بجے مجنونی کو ایسے جنون جاگتے مجنون بے بھاگتے مگر حدیث میں تو صراحۃً خود اس خلاف کی شرح فرمادی تھی احفوا الشوارب واعفوا اللحی مشرکین کا یوں خلاف کرو کہ لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ اس کے یہ معنی لینا کہ چاہے ان کا خلاف کرکے بڑھاؤ خواہ ان کی مخالفت کرکے منڈاؤ کیسی کھلی تحریف اور کیسا صریح استہزا ہے۔ اللہ اکبر مصطفٰے صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم

کی وسعت علم جس طرح عجائب قرآن عظیم غیر متناہی ہیں یوہیں عجائب حدیث کی حد نہیں۔ آیۂ کریمہ لا تزر وازرۃ وزر اخری وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا کے لطائف سے امام جلال الدین سیوطی نے شمار فرمایا کہ دونوں جملے دو مشکل مسائل مختلف فیہا کا فیصلہ فرماتے ہیں پہلا مسئلہ اطفال مشرکین اور دوسرا مسئلہ اہل فترت پر دلیل شافی ہے ان دونوں کا ایک جگہ ارشاد ہونا نظم قرآنی کے عجائب دقیقہ سے ہے۔ "ذکرہ فی رسالتہ فی الابوین الکریمین" فقیر کہتا ہے امام احمد وطبرانی وضیا نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تسرولوا واتزروا وخالفوا اھل الکتاب قصوا سبالکم ووفروا عثانینکم وخالفوا اھل الکتاب پاجامہ پہنو اور تہبند باندھو اور یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو اور لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں وافر کرو یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو۔ یہود و نصاریٰ کے یہاں ستر کچھ ضروری نہیں ان کی قومیں اب تک ننگے نہانے کی عادی ہیں حدیث میں ان دو جملوں کا ایک جگہ ارشاد ہونا ایسے گمراہوں گمراہ پرستوں کے جنون کا کافی علاج ہے جس طرح داڑھی میں مخالفت اہل کتاب کے وہ معنی تراشے یوہیں پاجامہ و تہبند میں یہی مطلب پہنائے کہ اہل کتاب ستر عورت کرتے بھی ہیں تو چاہیے اس عادت کا خلاف کرکے پاجامہ پہنو چاہیے اس کی مخالفت سے ننگے پھرو اور پورے مہذب جنٹلمین بنو وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

تنبیہ ششم فرض و واجب اور اسی طرح حرام و مکروہ تحریمی میں فرق دربارۂ اعتقاد ہے کہ فرض و حرام کا منکر کافر ٹھہرتا ہے۔ "اما مطلقا کما علیہ ظواھر کلمات الفقھاء الامجاد او علی تفصیل فیہ کما علیہ الاعتماد بخلاف اخیرین۔ مگر عمل میں دونوں کا ایک حکم مخالفت میں گناہ واثم امتثال میں رجائے ثواب خلاف میں استحقاق غضب و عذاب" کما صرح بہ فی کل کتاب" اہل اسلام اپنے رب کے غضب سے ڈریں اور ان گمراہان گمراہ گر کی چرب زبانیوں پر توجہ نہ کریں بالفرض اصطلاح حنفی میں فرض یا حرام کا اطلاق نہ ہوا تو یہ فرق اصطلاحی تمہارے کس کام آئے گا جب کہ غضب جبار و عذاب نار کا استحقاق بہر حال موجود والعیاذ باللہ العفور الودود۔ یقین جانو اس دن کو داڑھی منڈا واحد قہار کے حضور تمہارا حمایتی نہ بنے گا وہ آپ اپنی بھڑکائی آگ میں جلے بھنے گا آئندہ اختیار بدست مختار۔ مسلمانو اس کی ٹھیک مثال یہ ہے

کہ کوئی گندہ ناپاک بھینس کا گوبر گدھے کی لید کھایا کرے جب اس سے کہا جائے تو (..) کھاتا ہے کہے اسے (..) (..) نہیں کہتے یہ تو لید گوبر ہے اس نجس سے یہی کہا جائیگا کہ یوں ہی سہی مگر ہر طرح تیرے مونھ میں تو گندگی رہی مسلمانو مکروہ تحریمی گناہ صغیر سہی مگر ہر صغیرہ بعد اصرار کبیرہ اور ہلکا جاتے ہی نوراً اشد کبیرہ حدیث میں ہے حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں لا صغیرۃ علی الاصرار رواہ فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما! پھر یہ ظالمین براہ چالاکی حرام حرام کی اصطلاح نئے ہوئے ہیں حقیقتاً مباح محض شیر مادر جاتے ہیں جب تو اذا حللتم فاصطادوا کی مثال اور عقاب وعتاب بھی نہونیکا خیال ہے شیطان کے بڑھاوے ایسے ہی ہوتے ہیں یعدھم ویمنیھم وما یعدھم الشیطٰن الا غرورا ؛

انتباہ :۔ سنا گیا کہ اس منکر متکبر کی طرح کوئی اور حضرت بھی اس مسئلہ میں مخالفت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم پر تُلے ہیں اس نے اباحت محضہ کا ڈنڈا پکڑا وہ اپنے زور زور میں اور راہ چلے ہیں کہ داڑھی منڈانا حرام نہیں اور مکروہ تحریمی میں خود اختلاف ہے کہ وہ حرمت سے قریب ہے یا حلت سے نزدیک۔ مسلمانو راہ فریب سے دور لا یغرنکم باللہ الغرور یہ ان قائل صاحب کا محض افترائے گندہ وایجاد بندہ ہے آجتک جہان میں کسی عالم نے مکروہ تحریمی کو قریب بحلت نہ بتایا تمام کتب مذہب موجود ہیں حضرات شیخین وامام محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہم میں یہ اختلاف بتایا جاتا ہے کہ ان کے نزدیک مکروہ تحریمی عین حرام ہے اور ان کے نزدیک اقرب بحرام تنویر الابصار وغیرہ عامہ اسفار میں ہے مکروہ حرام عند محمد وعندھما الی الحرام اقرب اور عند التحقیق یہ بھی صرف اطلاق لفظ کا فرق ہے معنی سب کا ایک مذہب خود امام محمد رحمہ اللہ تعالے علیہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالے علیہ سے ناقل کہ انہوں نے امام اعظم رضی اللہ تعالے عنہ سے عرض کی اذا قلت فی شیٔ اکرھہ فما رأیک فیہ جب آپ کسی شے کو مکروہ فرمائیں تو اس میں آپ کی کیا رائے ہوتی ہے قال التحریم فرمایا حرام ٹھہرانا ذکرہ فی رد المختار عن شرح التحریر للامام ابن امیر الحاج عن مبسوط الامام محمد رحمھم اللہ تعالیٰ ؛

تنبیہ ہفتم :۔ آیات قرآنیہ میں حق فرمایا ہمارے رب جل وعلا نے فانھا لا تعمی الابصار

ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور بے یوں کہ آنکھیں نہیں اندھی ہوتیں بلکہ وہ دل سے اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں ان بے بصیرتوں کو اگر کبھی کھلی آنکھوں سے قرآن عظیم کی زیارت نصیب ہوتی تو جانتے کہ داڑھی بڑھانے کی طرف ارشاد اس میں ایک دو نہیں بلکہ بکثرت آیات کریمہ میں موجود ہے اس میں دو طریق ہیں اول طریق عموم یہ دو وجہ پر ہے وجہ اول کہ صحابہ کرام وائمہ اعلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم امثال مقام میں استعمال فرماتے رہے:۔

آیت: قال اللہ عزوجل ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ و ما نھٰکم عنہ فانتھوا جو کچھ رسول کریم تمہیں دیں اختیار کرو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو:۔

آیت ۲: قال تعالےٰ قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اے نبی مومنین سے فرمادے کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اپنے علماء کی:۔

آیت ۳: قال عزوجل من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جو رسول کے فرمانے پر چلا اس نے اللہ کا حکم مانا۔ رب تبارک وتعالےٰ ان آیات اور ان کے امثال میں نبی کا حکم بعینہ اپنا حکم اور نبی کی اطاعت بعینہٖ اپنی اطاعت بتاتا ہے تو تمام احکام کہ حدیث میں ارشاد ہوئے سب قرآن عظیم سے ثابت ہیں جو اخلاقی حکم حدیث میں ہے کتاب اللہ اس سے ہرگز خالی نہیں اگرچہ بظاہر تصریح جزئیہ ہماری نظر میں نہ ہو احمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ سب ائمہ اپنی مسند و صحاح میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والمتنمصات و المتفلجات للحسن المغیرات لخلق اللہ اللہ کی لعنت بدن گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور مونھ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانیوالیوں اللہ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر یہ سن کر ایک بی بی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں اور عرض کی میں نے سنا ہے آپ نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی فرمایا مالی لا العن من لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومن ھو فی کتاب اللہ مجھے کیا ہوا کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور جس کا بیان قرآن عظیم میں ہے ان بی بی نے کہا میں نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اس میں کہیں اس کا

ذکر نہ پایا فرمایا ان کنت قرأتیہ لقد وجدتیہ اگر تم نے قرآن پڑھا ہوتا یہ بیان اس میں
ضرور پاتیں اما قرات ما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا کیا تم نے یہ آیت
نہ پڑھی کہ جو رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے منع فرمائے باز رہو انہوں نے عرض کی ہاں فرمایا
فانہ قد نھی عنہ تو بیشک نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا
منکر دیکھے کہ اسکا خیال وہی ان بی بی کا خیال اور ہمارا جواب بعینہٖ حضرت عبداللہ بن مسعود کا جواب
ہے یا نہیں یہ بی بی ام یعقوب اسدیہ ہیں کبار تابعین وثقات صالحات سے ہونے میں تو کلام
نہیں اور حافظ الشان نے فرمایا صحابیہ سے معلوم ہوتی ہیں بہر حال ان کی فضیلت وصلاح قبول حق
پر باعث ہوئی سمجھ لیں اور اسکے بعد خود اس حدیث کو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ
سے روایت کریں کما رواہ البخاری من طریق عبد الرحمٰن بن عابس عنہا عنہ
رضی اللہ تعالٰی عنہما ابنائے زمانہ سے گزارش کرنی چاہیئے کہ عمر دلا مردانگی زیں زن بیاموز

ولکن الھدایۃ لن تتاتی، بلا فضل من المولٰی تعالٰی

ایک بار عالم قریش سے سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مکہ معظمہ میں فرمایا مجھ
سے جو چاہو پوچھو میں قرآن سے جواب دوں گا کسی نے سوال کیا احرام میں زنبور کو قتل
کرنے کا کیا حکم ہے فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ
فانتھوا۔ اللہ عزوجل نے تو یہ فرمایا کہ ارشاد رسول پر عمل کرو۔ وحدثنا سفیٰن بن عیینۃ عن
عبد الملک بن عمیر عن ربعی بن حراش عن حذیفۃ بن الیمان عن النبی صلی اللہ تعالٰی
علیہ وسلم انہ قال اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ہمیں حدیث پہنچی کہ حضور نے فرمایا ان دو کی پیروی کرو جو میرے جانشین ہونگے
ابوبکر وعمر وحدثنا سفیٰن بن مسعر بن کدام عن قیس بن مسلم عن طارق بن شہاب
عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ امر بقتل المحرم الزنبور اور ہمیں امیر
المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث پہنچی کہ انہوں نے احرام باندھے ہوئے کو قتل
زنبور کا حکم دیا ذکرہ الامام السیوطی فی الاتقان۔ وجہ ثانی اقول وباللہ التوفیق ۔
آیت ۴: قال جل ذکرہ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا

اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا ۝ البتہ بیشک تمہارے لئے رسول اللہ کے چال طریقہ میں اچھی ریت ہے اس کے لئے جو ڈرتا ہو اللہ اور پچھلے دن سے اور بہت یاد کرے اللہ کی۔ اس آیہ کریمہ میں مولی جل وعلا اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے طریق و روش پر چلنے کی ہدایت فرماتا اور مسلمانوں کو یوں جوش دلاتا ہے کہ دیکھو ہماری یہ بات وہ مانے گا جس کے دل میں ہمارا خوف ہماری یاد ہم سے امید قیامت سے دہشت ہوگی اور موافق و مخالف حتیٰ کہ نصاریٰ و یہود مجوس و ہنود تمام جہان جانتا ہے کہ اس سرور جہان و جہانیاں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سنت دائمہ مستمرہ داڑھی رکھنی تھی جس پر تمام عمر مداومت فرمائی محافظت فرمائی تاکید فرمائی معاذ اللہ کبھی تجویز خلاف نے گنجائش نہ پائی۔ ہم یہاں بعض احادیث حُلیہ کریمہ یاد کریں کہ ذکر حبیب نور عین و سرور جان و شادابی دل و سیرابی ایمان ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ؛

حدیث ۱:۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کثیر شعر اللحیۃ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ریش مبارک میں بال کثیر و انبوہ تھے۔ رواہ مسلم وعنہ عند ابن عساکر کثیر شعر الراس واللحیۃ ؛

حدیث ۲:۔ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُّفَخَّمًا یَتَلَأْلَؤُ وَجْھُہٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ اَزْھَرَ اللَّوْنِ وَاسِعَ الْجَبِیْنِ کَثَّ اللِّحْیَۃِ حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عظمت والے نگاہوں میں عظیم دلوں میں معظم تھے چہرہ مبارک دو ہفتہ کے چاند کی طرح چمکتا جگمگاتی رنگت کشادہ پیشانی گھنی داڑھی رواہ الترمذی فی الشمائل والطبرانی فی الکبیر والبیھقی فی الشعب ورواہ ایضا الرومانی والبیھقی فی الدلائل و ابن عساکر فی التاریخ ؛

حدیث ۳:۔ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ فرماتے ہیں بابی وامی کان ربعۃ ابیض مشربا بحمرۃ کث اللحیۃ میرے ماں باپ ان پر قربان میانہ قد تھے گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی گھنی داڑھی رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما ؛

حدیث ۴:۔ وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم

ضخم الهامۃ عظیم اللحیۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا سر مبارک بزرگ اور ریش مطہر بڑی تھی۔ رواہ البیہقی ؛

حدیث ۵ :۔ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابیض اللون مشربا حمرۃ ادعج العینین کث اللحیۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا رنگ گورا سرخی آمیز آنکھیں بڑی خوب سیاہ داڑھی گھنی ؛

حدیث ۶ :۔ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم احسن الناس قواما واحسن الناس وجھا واطیب الناس ریحا والین الناس کفا وکانت لہ جمۃ الی شحمۃ اذنیہ وکانت لحیتہ قد ملأت من ھھنا الی ھھنا امر یدیہ علی عارضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے جسم پاک کی بناوٹ تمام جہان سے بہتر چہرہ تمام عالم سے خوبتر مہک سارے زمانہ سے خوشبوتر ہتھیلیاں سب لوگوں سے نرم تر بال کانوں کی لو تک دھیر اپنے رخساروں پر اشارہ کرکے بتایا کہ ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی ؛

حدیث ۷ :۔ وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابیض الوجہ کث اللحیۃ احمر الماء فی اھداب الاشفار رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا موئے گورا داڑھی گھنی آنکھوں کے کووں میں سرخی پلکیں دراز رواھا جمیعا ابن عساکر الکل مختصرا امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں کث اللحیۃ تملؤ صدرہ ریش مطہر گھنی سینہ منور کو بھرے ہوئے یہاں سینہ سے مراد اسکا بالائی کنارہ ہے کہ گلے کی انتہا ہے صرح بہ الشراح وھو الواضح الصراح اور عادت کریمہ تھی کہ کوئی امر کیسا ہی مرغوب و پسندیدہ ہو جب شرعا لازم ضروری نہ ہوتا تو بیان جواز کے لئے گاہے ترک بھی فرمادیتے یا قولاً خواہ تقریراً جواز ترک بتادیتے اس لئے علمائے کرام نے سنت کی تعریف میں مع الترک احیاناً اضافہ کیا یعنی جسے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اکثر کیا اور کبھی کبھی ترک بھی فرمادیا ہو ولہذا محققین فرماتے ہیں کہ ایسی مواظبت دائمہ ہمیشہ دلیل وجوب ہے محقق علی الاطلاق فتح القدیر باب الاذان میں فرماتے ہیں عدم الترک مرۃ دلیل الوجوب نیز باب الاعتکاف میں فرمایا ھذہ المواظبۃ

المقرونة بعدم الترك مرة لما اقترنت بعدم الانكار على من لم يفعله من الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم کانت دلیل السنة والا کانت دلیل الوجوب دوم طریق مخصوص اس میں بھی بحمد اللہ تعالےٰ نے فیض جلیل قرآن جمیل سے آیات کثیرہ عبد ذلیل پر فائض برکات ہوئیں فاقول وباللہ التوفیق یہ نفیس طریق وجوہ عدیدہ رکھتا ہے جن سے اخفائے لحیہ کا امر یا طلب یا اس کے خلاف پر وعید یا مذمت ثابت ہو:

وجہ ثالث آیت ۵ :۔ قال تعالےٰ وتقدس وان یدعون الا شیطانا مریدا لعنه الله وقال لاتخذن من عبادك نصیبا مفروضا o ولاضلنهم ولا منینهم ولا مرنهم فلیبتکن اٰذان الانعام ولامرنهم فلیغیرن خلق الله کافر نہیں پوجتے مگر شیطان سرکش کو جس پر خدا نے لعنت کی اور وہ بولا میں ضرور لے لوں گا تیرے بندوں میں سے اپنا ٹھہرا ہوا حصہ اور میں ضرور انہیں بہکا دوں گا اور ضرور خیالی لالچوں میں ڈالوں گا اور ضرور انہیں حکم دوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے اور بیشک انہیں حکم دوں گا کہ اللہ کی بنائی چیز بگاڑیں گے یہی وہ آیۂ کریمہ ہے جس کی رو سے حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے زنانِ مذکورہ پر لعنت فرمائی اور اس کی علت یہی خدا کی بنائی چیز بگاڑنی بتائی بعینہٖ یہی کیفیت داڑھی منڈوانے کی ہے مونھ کے بال نوچنے والیاں تغیر خلق اللہ کرتی ہیں یونہی داڑھی منڈوانے والے تو یہ سب اسی فلیغیرن خلق الله میں داخل اور شیطان کے محکوم اور اللہ و رسول کے ملعون ہیں امام جلال الدین سیوطی اکلیل فی استنباط التنزیل میں زیر آیۂ کریمہ فرماتے ہیں یستدل بالاٰیة علی تحریم الخصاء والوشم وما یجری مجراه من الوصل فی الشعر وبرد الاسنان والتنمص وهو نتف الشعر من الوجه تفسیر مدارک شریف میں ہے فلیغیرن خلق الله بالخصاء او الوشم او تغییر الشیب بالسواد والتخنث اھ باختصار شیخ محقق اشعۃ اللمعات میں زیر حدیث مذکور المغیرات خلق الله میں فرماتے ہیں علت درحرمت مثلہ وحلق لحیہ وامثال آں نیز ہمیں ست۔

وجہ رابع۔ آیت ۶ :۔ قال جل مجدہ ذلك ومن یعظم شعائر الله فانها من تقوی القلوب بات یہ ہے اور جو بڑائی کرے دین الٰہی کے شعاروں کی تو وہ دلوں کی پرہیزگاری

سے ہیں ؛

آیت ۷ :- قال عز شانہ یایھا الذین اٰمنوا لاتحلوا شعائر اللہ اے ایمان والو حلال نہ ٹھہرا لو دین خدا کے شعاروں کو۔ شک نہیں کہ داڑھی شعائر دین اسلام سے ہے امام بدر محمود عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ختنہ کی نسبت فرماتے ہیں انہ شعائر الدین کالکلمۃ وبہ یتمیز المسلم من الکافر جب ختنہ حالانکہ امر مخفی ہے مثل کلمۂ طیبہ کے شعار دین اور وجہ امتیاز مومنین وکافرین قرار پایا یہاں تک کہ مسلمانان ہند نے اسکا نام بھی مسلمانی رکھ لیا تو داڑھی کہ امر ظاہر ہے اور پہلی نظر اسی پر پڑتی ہے بدرجۂ اولیٰ شعار اسلام و مابہ الامتیاز کرام ونیام ہے اور بعض کفار کا اس میں شریک ہونا منافی شعاریت اسلام نہیں جسطرح ختنہ کرنے میں یہود شریک مسلمین ہیں خود نفس آیات کریمہ ہی میں دیکھئے مورد نزول جانوران ہدی ہیں کہ حرم محترم کو قربانی کے لئے بھیجے جاتے ہیں انہیں شعار دین الٰہی فرمایا حالانکہ تمام مشرکین عرب اس میں شریک تھے اور جب داڑھی شعار دین ہے اور بیشک یونہی ہے تو بحکم قرآن اس کے ازالہ کو حلال ٹھہرالینا حرام اور اس کی تعظیم تقوائے قلوب کا کام ؛

وجہ خامس ، آیت ۸ :- قال عز مجدہ واوحینا الیک ان اتبع ملۃ ابراھیم حنیفا ؛

آیت ۹ :- قال سبحٰنہ وتعالےٰ قل ملۃ ابراھیم حنیفا ؛

آیت ۱۰ :- قال جلت آلاؤہ ومن یرغب عن ملۃ ابراھیم الامن سفہ نفسہ ؛

آیت ۱۱ :- قال توالت نعماؤہ قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ من المؤمنین ؛

آیت ۱۲ :- قال جل ذکرہ لقد کان لکم فیھم اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاٰخر ومن یتول عن امرنا فان اللہ ھو الغنی الحمید۔ ہر ذی علم جانتا ہے کہ داڑھی بڑھانا ملتِ ابراہیمی کا مسئلہ شریعت ابراہیمی کا طریقہ ہے اور ان آیات میں رب جل وعلیٰ نے ہمیں ملت ابراہیم علی ابنہ الکریم وعلیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی اتباع کا حکم دیا اور معاذ اللہ اس سے اعراض کو سخت حماقت اور سفاہت فرمایا اور ان کی رسم وراہ اختیار اختیار کرنے کی کمال ترغیب دی اور آخر میں فرمادیا کہ جو ہمارے حکم سے پھرے تو اللہ بے نیاز

بے پرواہ ہے اور ہر حال میں اسی کے لئے حمد ہے۔

وجہ سادس آیت ۱۳:- قال تقدست اسماؤہ اولٰئك الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ یہ انبیاء وہ ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے راہ دکھائی تو تو انہیں کی راہ کی پیروی کر صدر کلام میں احمد و مسلم و ابو داؤد و نسائی و ترمذی و ابن ماجہ کی حدیث ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے گذری کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ الحدیث۔ دس چیزیں شرائع قدیمہ مستمرہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہیں ازانجملہ لبیں ترشوانی اور داڑھی بڑھانی مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ داڑھی بڑھانی راہ قدیم حضرات رسل علیہم الصلوٰۃ و التسلیم ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا راہ انبیاء کی پیروی کرو۔ یہاں سے یہ ظاہر ہوا کہ آیۂ کریمہ لا تاخذ بلحیتی میں لحیہ کا فقط ذکر ہی نہیں بلکہ داڑھی بڑھانے کی طرف بھی ارشاد نکلتا ہے۔ کہ ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی انبیائے کرام بلکہ بالخصوص ان اٹھارہ رسولوں میں ہیں جنکا نام پاک اس رکوع میں بالتصریح ذکر فرما کر ان کی اقتداء کا حکم ہوا۔ قال سبحٰنہ ومن ذریتہ داؤد وسلیمٰن وایوب ویوسف وموسٰی وھٰرون وکذٰلك نجزی المحسنین۔

وجہ سابع آیت ۱۴:- قال جل ثناؤہ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدٰی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولّٰی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا۔ جو خلاف کرے رسول کا حق واضح ہوئے پر اور چلے راہ مسلمانان کے سوا راہ ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں اور جہنم میں ڈالیں اور کیا بری پلٹنے کی جگہ۔ مسلم تو مسلم کفار تک جانتے ہیں کہ روز ازل سے مسلمانوں کی راہ داڑھی رکھنی ہے اہل بیت کرام وصحابہ عظام وآئمہ اعلام اور ہر قسم وطبقہ کے اولیائے امت وعلمائے ملت بلکہ قرون خیر میں تمام مسلمان داڑھی رکھتے تھے یہاں تک کہ ازالہ تو ازالہ اگر خلقۃً کسی کی داڑھی نہ نکلتی اس پر سخت تاسف کرتا اور یہ ہر عیب سے بدتر سمجھا جاتا علمائے کرام علامات قیامت میں گنا کرتے کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے کہ داڑھیاں منڈائیں کترائیں گے اس پیشین گوئی کے مطابق یہ داڑھی منڈوں بخرشوں مترشوں کی تراشیں خراشیں کافروں مشرکوں

کی دیکھا دیکھی مدتہا مدت کے بعد مسلمانوں میں آئیں وہ بھی رند واوباش وبد وضع لوگوں میں
پھر ان میں بھی جو ایمان سے حصہ رکھتے ہیں اب تک اپنی اس حرکت کو مثل اور معاصی وقبائح
کے برابر جانتے ہیں اور طریقۂ اسلامی سے جدا سمجھتے بلکہ ان میں بعض خوش عقیدہ اپنے معظمین
دینی کے سامنے جاتے لجاتے انہیں مونھ دکھاتے شرماتے ہیں الحمدللہ یہ ان کے ایمان
کی بات ہے شامتِ نفس سے گناہ کریں لیکن اسے گناہ وقبیح جانیں مگر چوری سرزوری
والوں سے خدا کی پناہ کہ داڑھی رکھنے پر ٹھٹھے اڑاکر شعار اسلام کے ساتھ نفس اسلام وایمان
بھی مونڈ کر پھینک دیں امام اجل عارف باللہ سیدی محمد بن علی بن عباس مکی قدس سرہٗ
الملکی کتاب مستطاب طریق المرید للوصول الی مقام التوحید پھر امام ہمام حجۃ الاسلام محمد محمد
محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں وھٰذا لفظ المکی قال فی
ذکر سنن الجسد ذکر ما فی اللحیۃ من المعاصی والبدع المحدثۃ قد ذکر فی
بعض الاخبار ان اللہ تعالیٰ ملٰئکۃ یقسمون والذی زین بنی آدم باللحی وفی
وصف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان کث اللحیۃ وکذلک
ابوبکر وکان عثمان طویل اللحیۃ رقیقھا وکان علی عریض اللحیۃ قد ملأت ما بین
منکبیہ ووصف بعض بنی تمیم من رھط الاحنف بن قیس قال (وعبارۃ
الاحیاء قال اصحاب الاحنف بن قیس) وددنا انا اشترینا للاحنف لحیۃ بعشرین
الفا فلم یذکر حنفہ فی رجلہ ولا عورۃ فی عینہ وذکر کراھیۃ عدم لحیتہ و
کان عاقلا حلیما وقد روینا من غریب وتاویل قولہ تعالیٰ یزید فی الخلق ما یشآء
مقال اللحی وقال عن شریح القاضی قال (ولفظ الاحیاء قال شریح) وددت
لوان لی لحیۃ بعشرۃ آلاف ففی اللحیۃ من بقایا الھوی وتالق آفات النفوس
ومن البدع المحدثۃ ثنتا عشرۃ خصلۃ من ذلک النقصان منھا وذلک
مثلۃ وذکر عن جماعۃ ان ھٰذا من اشراط الساعۃ اھ ملخصاً (یعنی یہ ذکر ہے
کہ ان معصیتوں اور نوپیدا بدعتوں کا جو لوگوں نے داڑھی میں نکالیں حدیث میں ہے اللہ عزوجل
جل کے کچھ فرشتے ہیں کہ قسم یوں کھاتے ہیں اس کی قسم جس نے فرزندان آدم کو داڑھی سے

زینت بخشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف ریش مبارک گھنی تھی اور ایسے ہی ابوبکر صدیق اور عثمان غنی کی داڑھی دراز اور باریک مولیٰ علی کی داڑھی چوڑی سارا سینہ بھرے ہوئے رضی اللہ عنہم۔ احنف بن قیس (کہ اکابر ثقات تابعین و علماء و حکمائے کاملین سے تھے زمانۂ رسالت میں پیدا ہوئے ۶۷ھ یا ۷۲ھ ہجریہ میں وفات پائی) ان کے اصحاب نہ اُس کج پر افسوس کرتے نہ بیک چشمی پر بلکہ داڑھی نہ ہونے کی کراہیت ذکر کرتے اور کہتے ہمیں تمنا ہے کاش اگر بیس ہزار کو ملتی تو احنف کے لئے داڑھی خریدتے نادر تفسیروں سے آیہ کریمہ یزید فی الخلق ما یشاء کی تفسیر میں ہمیں روایت پہنچی کہ اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے صورت میں جو چاہے اس سے داڑھی مراد ہے۔ شریح قاضی (کہ اجلۂ ائمہ و اکابر تابعین سے ہیں زمانۂ رسالت میں ولادت پائی بلکہ کہا گیا صحابی ہیں امیر المومنین عمر فاروق پھر امیر المومنین مولیٰ علی کی سرکار میں قاضی تھے۔ امیر المومنین علی فتاویٰ میں ان سے رائے لیتے ۸۰ھ ہجری سے کچھ پہلے یا بعد انتقال ہوا داڑھی خلقۃً نہ تھی) وہ فرماتے کب مجھے آرزو ہے کاش دس ہزار دیکر داڑھی مل جاتی تو داڑھی میں شیطانی خواہشوں کے بقایا اور نفسانی آفتوں کے دقائق اور نو پیدا بدعتوں سے بارہ باتیں لوگوں نے ایجاد کی ہیں از انجملہ داڑھی کم کرنی اور یہ مثلہ یعنی صورت بگاڑنی ہے اور ایک جماعت علماء سے مروی ہوا کہ یہ قیامت کی نشانیوں سے ہے انتہی مدارج النبوۃ شریف میں ہے "آوردہ اند کہ لحیۂ امیر المومنین علی پر میکرد سینہ را و ہمچنیں لحیۂ امیر المومنین عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین و در حلیۂ حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ اند کہ کان طویل اللحیۃ و عریضہا یعنی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ریش اقدس دراز اور چوڑی تھی۔ صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہ الکریم و علیہ و بارک وسلم:

عاقل اور علیم تھے پاؤں میں لنگ تھا ایک آنکھ جاتی رہی تھی داڑھی خلقۃً نہ نکلی تھی

وجہ ثامن آیت ۱۵ و ۱۶: قال تبارک شانہ فی البقرۃ و فی الانعام وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بیشک وہ تمہارا دشمن ہے۔

آیت ۱۷: قال عز و علا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَن يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ۔ اے ایمان والو شیطان کے رستے نہ چلو اور جو شیطان کی راہ چلے تو وہ یہی بے حیائی اور بری بات کا حکم کرتا ہے:

آیت ۱۸ :- قال عز من قائل یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْکُمُ الْبَیِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِکَةُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ اے ایمان والو پورے اسلام میں داخل ہو اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو یقیناً وہ تمہارا صریح بدخواہ ہے پھر اگر اس کی طرف جھکو بعد اس کے کہ تمہارے پاس آچکیں الٰہی حجتیں تو جان رکھو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے یہ لوگ کس انتظار میں ہیں مگر یہ کہ آئے ان پر عذاب خدا کا بادل کی گھٹاؤں میں اور فرشتے اور ہو جائے ہونے والی اور اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں سب کام۔ جلالین میں ہے نزل فی عبد اللہ بن سلام واصحابہ لما عزموا السبت وکرھوا الابل بعد الاسلام یا یھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم الاسلام کافۃ حال من السلم ای فی جمیع شرائعہ فان زللتم ملتم عن الدخول فی جمیعہ عزیز لا یعجزہ شئ عن انتقامہ منکم ھل ینظرون ینتظر التارکون الدخول فیہ قضی الامر تم امر ھلاکھم یعنی جب حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی رضی اللہ تعالٰی عنہم کہ اکابر یہود سے تھے مشرف باسلام ہوئے عادتِ سابقہ کے باعث تعظیم روز شنبہ کا ارادہ کیا اور گوشت شتر کھانے سے کراہت ہوئی رب عزوجل نے یہ آیتیں نازل فرمائیں کہ اے ایمان والو اسلام لائے ہو تو پورا اسلام لاؤ اسلام کی سب باتیں اختیار کرو یہ نہ ہو کہ مسلمان ہو کر کچھ عادتیں کافروں کی رکھو اور اگر نہ مانو تو خوب جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے تم پر عذاب لاتے اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ پھر فرمایا جو مسلمان ہو کر بعض کفری خصلتیں اختیار کریں وہ کاہیکا انتظار کر رہے ہیں یہی نہ کہ آسمان سے ان پر عذاب اترے اور ہونے والی ہو چکے یعنی ہلاک و تمام کر دیے جائیں والعیاذ باللہ تعالٰی۔ ان آیات میں رب العزۃ جل وعلا نے خصلت کفار اختیار کرنے پر کیسی تہدید اکید و وعید شدید فرمائی اور شک نہیں کہ داڑھی منڈانا کترنا خصلت کفار ہے عنقریب بعونہ تعالٰی بکثرت احادیث معتمدہ سے اس کا بیان آتا ہے اور خود بیان کی حاجت کیا ہے کہ امر آپ ہی واضح

اور نیز تقریرات سابقہ سے لائح۔ اصل میں یہ خصلت ملعونہ مجوس ملاعنہ کی تھی ان سے اور کفار نے سیکھی جب عہد معدلت مہد امیر المومنین غیظ المنافقین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ میں عجم فتح ہوا اور کسرٰی خبیث کا تخت ہمیشہ کے لئے الٹ دیا گیا مجوس منحوس کچھ اسلام لائے کچھ بقبول جزیہ رہے کچھ پریشان و سرگرداں دار الکفر ہندوستان میں آنکلے یہاں کے راجہ نے ان سے تعظیم گاؤ و تحریم مادر و دختر و خواہر کا عہد لے کر جگہ دی ہنود بے بہبود نے داڑھی منڈانا نوروز و مہرگان بنام ہولی و دیوالی منانا ان میں آگ پھیلانا وغیر ذلک من الخصال الشنیعہ اُن سے اڑایا مجوسِ ایران کہ مسلمان ہوئے تھے ان میں بہت بد باطن اپنی تباہی ملک و افسر و تاراج مال و دختر کے باعث دلوں میں حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کینہ رکھتے تھے مگر مسلمان کہلا کر اسلام کی عزت و شوکت اسلام کی قوت و دولت اسلام کے تاج و معراج یعنی امیر المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شان میں گستاخی کی کیا مجال تھی جب ابن صبا یہودی خبیث نے مذہب رفض ایجاد کیا اور شدہ شدہ یہ ناشدنی مذہب ایرانیوں تک پہنچا ان آتش پرست بچوں کی دبی آگ نے موقع پایا کہ اہا اسلام میں بھی ایسا مذہب نکلا کہ امیر المؤمنین پر تبرا کیجیے اور خاصے مومنین بنے رہیے انہوں نے بہزار جان لبیک کہی اور نئے دین کی تاصیل تفریع بڑھ چلی باپ دادا کی قدیم سنتیں اپنا رنگ لائیں نوروز منائے داڑھیاں کترائیں اتیان ادبار و اباحت و اعارت و اجارت فرج کی کیا گنتی نکاح محارم تک منظور رہا مگر پردۂ[۱] تحریر میں مستور رہا ادھر اسلامی فاتحوں کی شیرانہ تاخت نے سیاہان ہند کے مونھ سپید کر دیے ہزاروں مارے لاکھوں قید کئے یہاں تک کہ ہندو کے معنی ہی غلام ٹھہر گئے یہاں کے نومسلم مسلم تو ہوئے مگر ہزاروں اپنے آبائی خصال کے پابند رہے داڑھیاں منڈائیں بسنت منائیں ساونی کریں چنریاں رنگائیں عورتیں بدلحاظی کے کپڑے پہنیں۔ کتنے بھر کی سب غیریں سامنے

---

[۱] اہلسنت شیعہ را بہ بعضے مسائل قبیحہ طعن میکنند جمعے از علمائے مذہب ایشاں تدبیر دفع بایں صورت کردہ اند کہ از کتب خود آں مسائل محو نمودند و کتب قدیمہ را مخفی ساختند مثل لواطت با مملوک و با مادر و خواہر لف حریر ۱۲ تحفہ اثنا عشریہ ملخصاً

آنے کے واسطے نہیں۔ شادیوں میں معاذاللہ فحش گیت سالی بہنوئی میں ہنسی کی ریت، یہانتک کہ بہت پوربی اضلاع میں چھوت اور چوکا تک مشہود اور اکثر دیہات میں ہولی دیوالی بلکہ اس سے زائد شیطنت موجود۔ پھر اس عملداری میں شیوع نیچریت بے قیدی شرع وآزادی نفس کے نئے سونے میں سہاگہ کچھ اتباع فرنگ کچھ زنانی امنگ صفائی رخسار کا نصیب جاگا لاجرم اس حرکت کے عادیوں کو چند حال سے خالی نہ پائیے گا نسلاً مجوسی یا مذہباً رافضی یا پورپی تہذیب کا دلدادہ نیچری یا جھوٹے متصوفہ یا مبتلائے رفض خفی یا باپ دادا ہندو نومسلم غافل یا ان صحبتوں کا بگڑا آوارہ جاہل بہرحال اسکا مبدء ومنبع ومرجع وہی خصلت کفار جس سے خدا ناراض رسول بیزار جس پر قرآن عظیم میں وہ سخت وعید وہ قاہر مار آئندہ ماننے نہ ماننے کا ہر شخص مختار والتوفیق من اللہ العزیز الغفار ؛

تنبیہ ہشتم احادیث میں حدیث ۱ :۔ امام مالک واحمد وبخاری ومسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ وطحاوی حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خالفوا المشرکین احفوا الشوارب واوفروا اللحیۃ مشرکوں کا خلاف کرو مونچھیں خوب پست اور داڑھیاں کثیر ووافر رکھو یہ لفظ صحیحین ہیں۔ صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے انھکوا الشوارب واعفوا اللحی مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ مسلم ترمذی ابن ماجہ طحاوی کی ایک روایت ہے احفوا الشوارب واعفوا اللحی خوب پست کرو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں روایت امام مالک وابی داؤد اور ایک روایت مسلم وترمذی میں ہے ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحی بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھیں خوب پست کرنے اور داڑھیاں معاف رکھنے کا۔:

حدیث ۲ :۔ احمد مسند صحیح طحاوی آثار ابن عدی کامل طبرانی اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جزوا الشوارب وارخوا اللحی خالفوا المجوس مونچھیں کترو اور داڑھیاں بڑھنے دو آتش پرستوں کا خلاف کرو امام احمد کی روایت میں ہے قصوا الشوارب واعفوا اللحی مونچھیں ترشواؤ اور داڑھیاں

بڑھاؤ۔ طبرانی کی روایت ہے وفروا اللحی وخذوا من الشوارب کثیر کرو داڑھیاں اور لو مونچھوں میں سے دوسری روایت میں زائد کیا وانتفوا ابط وقصوا الاظافیر ابن عدی کی روایت ہے واحفوا الشوارب واعفوا اللحی ؛

حدیث ۳ :۔ امام ابوجعفر طحاوی شرح معانی الآثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں احفوا الشوارب واعفوا اللحی ولا تشبھوا بالیھود مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو یہودیوں کی سی صورت نہ بنو ؛

حدیث ۴ :۔ امام احمد مسند طبرانی کبیر بیہقی شعب الایمان۔ ضیا صحیح مختارہ ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں قصوا سبالکم ووفروا عثانینکم وخالفوا اھل الکتاب مونچھیں کترو اور داڑھیوں کو کثرت دو یہود و نصارٰی کا خلاف کرو ؛

حدیث ۵ :۔ طبرانی کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اوفوا اللحی وقصوا الشوارب پوری کرو داڑھیاں اور تراشو مونچھیں ؛

حدیث ۶ :۔ ابن حبان صحیح میں اور طبرانی اور بیہقی میمون بن مہران سے راوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم المجوس فقال انھم یوفرون سبالھم ویحلقون لحاھم فخالفوھم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر کیا فرمایا وہ اپنی لبیں بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈتے ہیں تم ان کا خلاف کرو ؛

حدیث ۷ :۔ ابن عدی کامل اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں احفوا الشوارب واعفوا اللحی مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ ؛

حدیث ۸ :۔ ابوعبیداللہ محمد بن مخلد دوری اپنے جزء حدیثی میں ام المؤمنین صدیقہ

رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں خذ وا من عرض لحا کم واعفوا طولہا داڑھیوں کے عرض سے لو اور ان کے طول کو معاف رکھو۔

حدیث ۹:۔ خطیب بغدادی ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یاخذن احد کم من طول لحیتہ ہرگز کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے کم نہ کرے۔

حدیث ۱۰:۔ ابن سعد طبقات میں عبداللہ بن عبداللہ سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لکن ربی امرنی ان احفی شاربی واعفی لحیتی مگر مجھے میرے رب نے حکم فرمایا کہ اپنی لبیں پست کروں اور داڑھی بڑھاؤں۔ اس حدیث کا واقعہ وہ ہے جو کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے کہ جب حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں نافذ فرمائے قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بمحبت دنیا اسلام نہ لایا مقوقس بادشاہِ مصر نے شقہ والا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ رسالت کئے سگِ ایران خسرو پرویز قبلہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کر دیا اور باذان صوبہ یمن کو لکھا دو مضبوط آدمی بھیج کر انہیں یہاں بلائے۔ باذان نے اپنے داروغہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو مدینہ روانہ کیا انہما حین دخلا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کانا قد حلقا لحاھما واعفیا شوار بھما فکرہ النظر الیہما وقال ویلکما من امرکما بھذا قالا ربنا یعنیان کسرٰی فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لکن ربی امرنی باعفاء لحیتی وقص شواربی یہ دونوں جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ان کی طرف نظر فرماتے کراہیت آئی اور فرمایا خرابی ہو تمہارے لئے کس نے تمہیں اس کا حکم دیا وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز خبیث نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم فرمایا ہے۔ مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں کہ بابلویہ و خرخسرہ اس وقت تک نہ اسلام لائے تھے نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے ان کی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کی صورت دیکھنے

سے کراہیت کی تو جو مسلمان احکام حضور جان بوجھ کر مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائے وہ کس قدر حضور اعلیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی کراہیت وبیزاری کا باعث ہوگا۔ آدمی جس حال پر مرتا ہے اسی حال پر اٹھتا ہے اگر روز قیامت رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے یہ مجوس کی صورت دیکھ کر نگاہ فرمانے سے کراہیت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانا کہیں نہ رہا۔ مسلمان کی پناہ امان نجات رستگاری جو کچھ ہے ان کی نظر رحمت میں ہے اللہ کی پناہ اس بُری گھڑی سے کہ وہ نظر فرماتے کراہیت لائیں۔ والعیاذ باللہ ارحم الراحمین۔ اس کے بعد حدیث میں معجزہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ظہور خسرو پرویز مردود کا ہلاک باذان و بابویہ و خرخسرہ وغیرہم اہل یمن کا مشرف باسلام ہونا مذکور ہے رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین ؛

حدیث ۱۱: سنن نسائی شریف میں ہے اخبرنا محمد بن سلمۃ (ثقۃ ثبت)، حدثنا ابن وھب (ثقۃ حافظ عابد) عن حیوۃ بن شریح (ثقۃ ثبت فقیہ زاھد) و ذکر اٰخر قبلہ عیاش بن عباس (القتبانی ثقۃ) ان شییم بن بیتان (القتبانی ثقۃ) حدثہ انہ سمع رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال یا رویفع لعل الحیاۃ ستطول بک بعدی فاخبر الناس انہ من عقد لحیتہ او تقلد وترا او استنجی برجیع دابۃ او عظم فان محمدا بریٔ منہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا اے رویفع میں امید کرتا ہوں کہ تو میرے بعد عمر دراز پائے تو لوگوں کو خبر کردینا کہ جو داڑھی باندھے یا کمان کا چلہ گلے میں لٹکائے یا کسی جانور کی لید گوبر یا ہڈی سے استنجا کرے تو بیشک محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں ؛

حدیث ۱۲: سنن ابی داؤد شریف میں اس حدیث کو روایت کر کے فرمایا حدثنا یزید بن خالد (ثقۃ)، حدثنا مفضل (ھو ابن فضالۃ المصری ثقۃ فاضل عابد) عن عیاش (ذاک ابن عباس الثقۃ) ان شییم بن بیتان اخبرہ بھذا الحدیث ایضا عن ابی سالم الجیشانی (سفین بن ھانی مخضرم وقیل لہ صحبۃ)، عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما یذکر ذلک وھو معہ مرابط بحصن

باب الیون۔ یعنی اسی طرح یہ حدیث حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے روایت فرمائی حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی لمعات التنقیح میں فرماتے ہیں عقد لحیۃ ... کثرون علی ان المراد تجعید ابالمعالجۃ وانما کرہ ذلک لانہ فعل من لیس من اھل الدین و تشبہ بھم وقیل کانوا یعقدون فی الحرفی زمن الجاھلیۃ تکبرا و تعجبا فامروا بارسالھا و ذلک من فعل الاعاظم وقال التوربشتی یفتلونھا کذا فی مجمع البحار والاول ھو الوجہ اھ مختصراً علامہ طیبی حاشیۂ مشکوٰۃ پھر علامہ طاہر مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں عقدھا ای جعدھا بالمعالجۃ ونھی عنہ لما فیہ من التشبہ بمن فعلہ من الکفرۃ لیعنی داڑھی باندھنے سے مراد اسکا مجعد و مرغول بنانا ہے کہ یہ کافروں کا فعل ہے اور اس میں ان سے تشبہ ہے۔ داڑھی چڑھانے والے حضرات کو ڈھاٹے باندھ باندھ کر داڑھی کو مجعد و مرغول کرتے اور متکبر ٹھاکروں اور جاٹوں کی صورت بنتے ہیں ان صحیح حدیثوں کو جن کے ہر ہر راوی کی ثقاہت و عدالت ہم نے تقریب التہذیب امام خاتم الحافظ ابن حجر سے نقل کر دی یاد رکھیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بیزاری و بے علاقگی کو ہلکا نہ جانیں اور داڑھی منڈانے کترانے والے زیادہ سخت عذاب و آفت کے منتظر رہیں۔ جب داڑھی باقی رکھ کر اس کی صفت و ہیئت میں کافروں سے تشبہ اس درجہ باعث بیزاری حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہوا تو سرے سے داڑھی قطع یا حلق کر دینا اور پورے پورے مجوسیوں مچھندروں کی صورت بننا جس قدر موجب غضب و ناراضگی واحد قہار و رسول کردگار جل جلالہ و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہو بجا ہے الآثار ؛

حدیث ۱۳ و ۱۴:۔ امام ابوطالب مکی قوت القلوب اور امام حکیم الامہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں رد عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ وابن ابی لیلٰی قاضی المدینۃ شھادۃ من کان ینتف لحیتہ یعنی امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ و عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی قاضی مدینہ طیبہ (کہ اکابر ائمہ تابعین و اجلۂ تلامذۂ امیر المومنین عثمان غنی و امیر المومنین مولٰی علی رضی اللہ تعالٰی عنہم اللہ میں ان دونوں آئمہ ہدٰی نے، داڑھی چننے

والے کی گواہی رد فرمادی ؛

حدیث ۱۵:- یہی دونوں امام مکی وغزالی فرماتے ہیں شہد رجل عند عمر بن عبد العزیز بشھادۃ وکان ینتف فنیکیہ فرد شہادتہ ایک شخص نے سادس خلفاء راشدین امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے یہاں کسی معاملہ میں گواہی دی اور وہ اپنی داڑھی کا ایک خفیف حصہ جسے کوٹھے کہتے ہیں چنا کرتا تھا امیر المومنین نے اس کی شہادت رد فرمادی ؛

حدیث ۱۶ و ۱۷:- امام محمد بن ابی الحسین علی مکی دقائق الطریقہ میں حضرت کعب احبار و ابی الجلد (جیلان بن فرادہ اسدی) رحمہم اللہ تعالےٰ سے ذکر فرماتے ہیں یکون فی آخر الزمان اقوام یقصون لحاھم اولئک لا خلاق لھم آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ داڑھیاں کتریں گے وہ نرے بے نصیب ہیں یعنی ان کے لئے دین میں حصہ نہیں آخرت میں بہرہ نہیں والعیاذ باللہ رب العٰلمین ہذا مختصر تنبیہ نہم نصوص آئمہ کرام وعلمائے عظام میں۔

نص ۱ تا ۵:- امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن الہمام فتح القدیر پھر علامہ زین بن نجیم مصری بحر الرائق پھر علامہ ابو الاخلاص حسن بن عمار شرنبلالی غنیہ ذوی الاحکام پھر علامہ مدقق محمد بن علی دمشقی درمختار پھر علامہ سیدی احمد مصری حاشیہ مراقی الفلاح سب علماء کتاب الصوم میں فرماتے ہیں المعنی للکل واللفظ لحاشیۃ الدرر والغرر الاخذ من اللحیۃ وھی دون القبضۃ کما یفعلہ بعض المغاربۃ ومخنثۃ الرجال فلم یبحہ احد واخذ کلھا فعل مجوس الاعاجم والیھود والھنود وبعض اجناس الافرنج یعنی جب داڑھی ایک مشت سے کم ہو تو اس میں کچھ لینا جس طرح بعض مغربی زنانے زنخے کرتے ہیں یہ کسی کے نزدیک حلال نہیں اور سب لے لینا ایرانی مجوسیوں اور یہودیوں اور ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے ؛

نص ۶ تا ۱۲:- امام برہان الملۃ والدین فرغانی ہدایہ پھر امام زیلعی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق پھر علامہ نجم الدین طوری تکملہ بحر الرائق پھر علامہ شرنبلالی غنیہ پھر علامہ سید ابو السعود ازہری فتح اللہ المعین حاشیۂ کنز پھر علامہ سیدی احمد طحاوی حاشیۂ تنویر پھر علامہ سیدی

محمد امین آفندی ردالمختار علی الدر المختار سب علماء کتاب الجنایات مسئلہ جنایت بحلق لحیہ میں فرماتے
ہیں یوجدت علی ذلک لارتکاب المحرم هذا هو لفظ الکل الا الطرفین فلفظهما
یوجب علی ارتکابه مالا یحل داڑھی مونڈنے والے کو سزا دی جائے کہ وہ فعل حرام کا مرتکب ہوا۔
نص ۱۳ تا ۱۷ : علامہ تورپشتی شرح مصابیح پھر علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ پھر مولانا علی قاری مکی مرقاۃ
پھر علامہ فتنی مجمع البحار پھر شیخ محقق لمعات میں فرماتے ہیں قص اللحیۃ کان من صنیع الاعاجم
وهو الیوم شعار کثیر من المشرکین کالافرنج والهنود ومن لا خلاق لهم
فی الدین من الفرق الموسومة بالقلندریة طهر الله عنهم حوزة الدین داڑھی تراشنا
پارسیوں کا کام تھا اور اب تو بہت کافروں کا شعار ہے جیسے فرنگی اور ہندو اور وہ فرقہ جنکا دین میں
کچھ حصہ نہیں جو قلندریہ کہلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسلامی حدود کو ان سے پاک کرے۔
نص ۱۸ و ۱۹ :۔ کواکب الدراری شرح صحیح بخاری امام کرمانی و مجمع میں ہے فسبحنه ما
اسخف عقول قوم طولوا الشارب واحفوا اللحی عکس ما علیه فطرة جمیع الامم
قد بدلوا فطرتهم نعوذ بالله سبحان اللہ کس قدر بوچ عقل ہے ان لوگوں کی جنہوں نے
مونچھیں بڑھائیں اور داڑھیاں پست کیں برعکس اس خصلت کے جس پر تمام امم انبیاء علیہم
الصلوٰۃ والسلام کی فطرت ہے انہوں نے اپنی اصل خلقت ہی بدل دی خدا کی پناہ۔
نص ۲۰ تا ۲۲ :۔ امام ابوالحسن علی بن ابی بکر عبدالجلیل مرغینانی نے کتاب التجنیس والمزید میں
اس کے عدم جواز کی تصریح فرمائی اسے شرح مشکوٰۃ و نصاب الاحتساب باب سادس میں
ہے هل یجوز حلق اللحیة کما یفعله الجوالقیون الجواب لا یجوز ذکره فی
جنایة الهدایه وکراهة التجنیس یعنی سوال کیا داڑھی مونڈنا جائز ہے جیسے جھولا
شاہی فقیر کرتے ہیں جواب ناجائز ہے ہدایہ کتاب الجنایات اور تجنیس کتاب الکراہت میں
اس کی تصریح ہے۔
نص ۲۳ و ۲۴ :۔ تبیین المحارم و ردالمختار میں ہے "ازالة الشعر من الوجه حرام الا اذا نبتت
للمرأة لحیة او شوارب فلا تحرم ازالته بل تستحب" مونھ کے بال دور کرنا حرام ہے مگر جب کسی
عورت کے داڑھی یا مونچھ نکل آئے تو اسے حرام نہیں بلکہ مستحب ہے۔

نص ۲۵ و ۲۶ :- مفہم شرح صحیح مسلم للعلامۃ القرطبی پھر اتحاف السادۃ المتقین میں ہے "لایجوز حلقہا ولا نتفہا ولا قص الکثیر منہا" داڑھی کا نہ مونڈنا جائز نہ چننا نہ زیادہ کترنا۔

نص ۲۷ :- امام شمس الائمہ کردری وجیز میں فرماتے ہیں "لا یحل للرجل ان یقطع اللحیۃ" مرد کو حلال نہیں کہ داڑھی کاٹے۔

نص ۲۸ تا ۳۰ :- بعینہٖ یہی الفاظ امام ابوبکر نے فرمائے اور ان سے نوازل اور نوازل سے نصاب الاحتساب باب ثامن میں منقول ہوئے۔

نص ۳۱ و ۳۲ :- درمختار میں ہے فیہ (ای فی المجتبی) قطعت شعر راسہا اثمت ولعنت فی البزازیۃ ولو باذن الزوج لانہ لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق ولذا یحرم علی الرجل قطع لحیتہ والمعنی المؤثر التشبہ بالرجال ردالمحتار میں ہے العلۃ المؤثرۃ فی اثمہا التشبہ بالرجال فانہ لایجوز کالتشبیہ بالنساء یعنی مجتبیٰ شرح قدوری میں ہے عورت اپنے سر کے بال کاٹے تو گنہگار و ملعونہ ہو جائے بزازیہ میں زاید فرمایا کہ اگرچہ شوہر کی اجازت سے اس لئے کہ خدا کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں اسی لئے مرد پر داڑھی کاٹنا حرام ہے اور علت گناہ مردوں کی وضع بنانی ہے یعنی عورت کو موئے سر تراشنے کی حرمت میں یہ علت ہے کہ یہ مردانی وضع ہے جس طرح مرد کو ریش تراشی حرام ہونے کی علت یہ کہ عورتوں سے تشبہ ہے اور وہ دونوں ناجائز۔

نص ۳۳ :- علامہ قاری شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں حلق اللحیۃ منہی عنہ داڑھی مونڈنے کی شرع میں ممانعت ہے۔

نص ۳۴ :- علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں اما حلقہا فمنہی عنہ لانہ عادۃ المشرکین داڑھی مونڈنا ممنوع ہے کہ یہ کافروں کی عادت ہے۔

نص ۳۵ :- اشعۃ اللمعات سے گزرا علت درحرمتِ حلق لحیہ ہمین ست۔

نص ۳۶ :- اسی میں ہے حلق کردن لحیہ حرام ست و روش فرنج و ہنود وجوالقیان ست کہ ایشاں را قلندریہ گویند۔

نص ۳۷ :- فتح المعین لشرح قرۃ العین میں ہے "یحرم حلق لحیۃ" داڑھی مونڈنا حرام ہے۔

فائدہ:۔ جس طرح داڑھی مونڈنا کتروانا بالاتفاق حرام وگناہ ہے یونہیں ہمارے آئمہ وجمہور علماء کے نزدیک اسکا طول فاحش کہ بے حد بڑھایا جائے جو حد تناسب سے خارج وباعث انگشت نمائی ہو مکروہ و ناپسند ہے امام قاضی عیاض پھر امام ابو ذکریا نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں تکرہ الشھرۃ فی تعظیمھا کما تکرہ فی قصھا وجزھا اسی میں ہے وکرہ مالک طولھا جدا حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وحضرت عبداللہ بن عمر وحضرت ابوہریرہ وغیرہما صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین کے افعال واقوال اور ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ ومحرر مذہب امام محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہما وعامہ کتب فقہ وحدیث کی تصریح سے اس کی حد یکمشت ہے ابھی نصوص علماء سے گذرا کہ اس سے کم کرنا کسی نے حلال نہ جانا قبضہ سے زائد قطع ہمارے نزدیک مسنون ہے بلکہ نہایہ میں بلفظ وجوب تعبیر کیا تفصیل اس کی بحر ونہر اور در مختار اور اسکے حواشی وغیرہا کتب فقہ اور مرقاۃ ولمعات ومنہاج وغیرہا کتب حدیث اور قوت القلوب واحیاء العلوم وغیرہما کتب سلوک میں دیکھئے قول عرب کہ اس ناقل نے لکھا اور نہ اسکا قائل جانا نہ منقولہ ہی ٹھیک نقل کیا اس میں اسی طول فاحش ومفرط کی ناپسندی ہے ورنہ طول تو سبزہ آغاز ہوتے ہی حاصل کہ بال اگرچہ ذرہ بھر ہو آخر جسم ہے اور جسم بے طول ناممکن تو مطلق طول کی مذمت نفس لحیہ کی مذمت ہوگی حالانکہ تمام عالم جانتا ہے کہ عرب کی قدیم قومی وملکی ومذہبی عادت ہمیشہ داڑھی رکھتی رہی ہے وہ اس کے نہونے کی مذمت کرتے اور اسے سخت عیب جانتے جبکا کچھ ذکر اقوال امام شریح و امام احنف سے گذرا قوت القلوب شریف میں امام ابویوسف رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے من عظمت لحیتہ جلت معرفتہ اس میں بعض ادیبوں سے نقل فرمایا فی اللحیۃ خصال نافعۃ منھا تعظیم الرجل والنظر الیہ بعین العلم والوقار ورفعہ فی المجالس والاقبال علیہ وتقدیمہ علی الجماعۃ وتعقیلہ اسی طرح احیاء العلوم میں ہے یہ زنخدان کے دو مین بال جو اس خلیع العذر کے نزدیک حد اعتدال عرب اسے منحوس و مذموم جانتے اور عجم کیا اچھا سمجھتے ہیں یہانتک کہ اسپر مثلیں زباں زد ہوئیں اور ہر عاقل جانتا ہے کہ خیر الامور اوسطھا قال تعالےٰ وکان بین ذٰلک قواما ہ وقال تعالےٰ وابتغ بین ذٰلک سبیلا ہ وقال تعالےٰ عوان بین

ذٰلك کو رح کے بارے میں امام شافعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اقوال و وقائع بیہقی نے مناقب میں روایت اور امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں زیر حدیث ایا کم والاشتر الارزق ذکر کئے جسے دیکھنا ہو وہاں دیکھے ؛

تنبیہ دہم :- بقیہ دلائل تحریم میں دلیل اول داڑھی منڈانا مثلہ یعنی صورت بگاڑنا ہے اور مثلہ حرام اب کتب فقہیہ سے کتاب الحج کا احرام باندھیے ؛

نص ۳۸ :- ہدایہ میں ہے حلق الشعر فی حقھا مثلۃ کحلق اللحیۃ فی حق الرجال ۔

نص ۳۹ :- کافی شرح وافی لا تحلق ولکن تقصر لان الحلق فی حقھا مثلۃ والمثلۃ حرام و شعر الراس زینۃ لھا کاللحیۃ للرجل کما لا یحلق لحیۃ عند الخروج من الاحرام تکن الاقص شعرھا ؛

نص ۴۰ و ۴۱ :- امام ملک العلماء ابوبکر مسعود کاشانی بدائع پھر علامہ علی قاری مسلک متقسط میں فرماتے ہیں حلق اللحیۃ من باب المثلۃ ؛

نص ۴۲ و ۴۳ :- تبیین الحقائق و ابو السعود مصری حلق راسھا مثلہ کحلق اللحیۃ فی الرجل ۔

نص ۴۴ :- نیز تبیین میں ہے لا یاخذ من لحیۃ شیئا لانہ مثلۃ ؛

نص ۴۵ و ۴۶ :- بحر الرائق و طحطاوی علی الدر و اللفظ للبحر لا تحلق لکونہ مثلۃ کحلق اللحیۃ ؛

نص ۴۷ :- برجندی شرح نقایہ حلق الراس فی حقھا مثلۃ لحلق اللحیۃ فی حق الرجل ۔

نص ۴۸ :- شرح اللباب اما المرأۃ فلیس لھا الا التقصیر لما سبق من ان حلق راسھا مثلۃ کحلق الرجل اللحیۃ ۔

نص ۴۹ :- طریق المرید سے گزرا کہ النقصان منھا مثلۃ ان سب عبارات کا حاصل یہی ہے کہ مرد کو داڑھی منڈانا کترنا مثلہ ہے جیسے عورت کو سر منڈانا ۔ یہ مسئلہ ایسا واضحہ جلیہ ہے کہ مسلمانوں کے تمام خواص و عوام اس سے آگاہ ہیں ہر ذی عقل مسلم جانتا ہے کہ جیسے عورت کے حق میں گیسو بریدہ گالی ہے یونہی مرد کے لئے داڑھی منڈا ۔ ہاں ناپاک طبائع کا ذکر نہیں ۔ بہتیرے مرد زنانے بنتے محافل میں ناچتے اپنی ماں بہن کے پیچھے طبلہ بجاتے ہیں اور ان حرکات

سے اصلاً عار نہیں رکھتے جس طرح داڑھی رکھنا افعال قدیمہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہے یوہیں یہ اشارہ بھی اقوال قدیمہ رسل عظام سے اذا لم تستحی فاصنع ما شئت بیحیا باش وہرچہ خواہی کن اب امام ابو البرکات عبداللہ نسفی کا ارشاد بھی گزرا المثلۃ حرام اشعۃ اللمعات سے گزرا علت در حرمت مثلہ ہمین است احادیث لیجئے کہ امید کرتا ہوں مجموعاً اس تحریر کے سوا شاید نہ ملیں ۔

حدیث ۱۸ :- امام احمد و بخاری و مسلم و نسائی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ من مثل بالحیوان اللہ کی لعنت اس پر جو کسی جاندار کے ساتھ مثلہ کرے ۔ طبرانی نے بسند حسن ان سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا من مثل بالحیوان فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین جو کسی جاندار کے ساتھ مثلہ کرے اس پر اللہ و ملائکہ و بنی آدم سب کی لعنت ۔

حدیث ۱۹ :- شافعی احمد دارمی مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ طحاوی ابن حبان بیہقی ابن الجارو حضرت بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے سپہ سالار کو وصیت فرماتے اغزوا بسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا ۔ جہاد کرو اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں قتال کرو اللہ کے منکروں سے جہاد کرو اور خیانت نہ کرو ۔ نہ عہد کو توڑو نہ مثلہ کرو نہ کسی بچے کو قتل کرو ۔

حدیث ۲۰ :- امام احمد مسند اور ابن ماجہ سنن اور قاضی عبدالجبار بن احمد اپنی امالی میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا فرمایا سیروا بسم اللہ وفی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ ولا تمثلوا ولا تغدروا ولا تقتلوا ولیدا ۔ چلو خدا کے نام پر خدا کی راہ میں جہاد کرو خدا کے منکروں سے اور نہ مثلہ کرو نہ بدعہدی نہ خیانت نہ بچے کا قتل ۔

حدیث ۲۱ :- حاکم مستدرک میں حضرت ابن الفاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا خذ فاغز فی سبیل اللہ فقاتلوا من کفر باللہ

لاتغلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا فھذا عھد اللہ وسیرۃ نبیہ لے خدا کی راہ میں
ر منکران خدا سے جہاد کرو خیانت نہ کرو نہ مثلہ نہ بچوں کو قتل کرو یہ اللہ تعالےٰ کا عہد اور اس کے
نبی کا شیوہ ہے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ؛

حدیث ۲۲ :- بیہقی سنن میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے حدیث طویل میں
راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر کفار پر بھیجتے فرماتے لاتمثلوا بادمی و
لا بھیمۃ مثلہ نہ کرو نہ کسی آدمی کو نہ چوپائے کو ؛

حدیث ۲۳ تا ۲۵ :- احمد و بخاری حضرت عبد اللہ بن زید اور احمد و ابوبکر بن شیبہ حضرت
زید بن خالد اور طبرانی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے راوی نھی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النھبۃ والمثلۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم
نے لوٹ مار اور مثلہ سے منع فرمایا ؛

حدیث ۲۶ و ۲۷ :- ابن ماجہ حضرت ابوسعید خدری اور امام ابوجعفر طحاوی و سلیمٰن بن احمد
طبرانی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے راوی نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم ولفظ الطحاوی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینھیٰ ان یمثل
بالبھائم رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے چوپاؤں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا ؛

حدیث ۲۸ تا ۳۰ :- ابوبکر بن ابی شیبہ و امام طحاوی و حاکم حضرت عمران بن حصین اور اولین
و طبرانی حضرت مغیرہ بن شعبہ اور صرف اول حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم
سے راوی نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المثلۃ ھذا حدیث الحاکم
عن عمران و مثلہ لفظ الطبرانی عن ابن عمر وحدیثا المغیرۃ واسماء رسول اللہ
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مثلہ سے منع فرمایا ؛

حدیث ۳۱ :- طبرانی امیر المومنین علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے راوی سمعت رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن المثلۃ ولو بالکلب العقور میں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنا کہ مثلہ کرنا منع فرماتے تھے اگرچہ سگ گزندہ کو ؛

حدیث ۳۲ و ۳۳ :- ابن قانع و طبرانی و ابن مندہ بطریق موسیٰ بن ابی حبیب حضرت حکم

بن عمیر و حضرت عائذ بن قرط رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تمثلوا بشئ من خلق اللہ عز وجل فیہ روح خلق اللہ میں سے کسی ذی روح کو مثلہ نہ کرو۔

حدیث ۳۴ و ۳۵:- ابو داؤد و طحاوی حضرت سمرہ بن جندب اور بخاری و مسلم قتادہ سے مرسلاً راوی کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحث علی الصدقۃ وینھی عن المثلۃ ھٰذا لفظ ابی داؤد و لفظ الطحاوی قلما خطب خطبۃ الا امرنا فیھا بالصدقۃ و نھانا عن المثلۃ و لفظھما فی حدیث العرنیین عن قتادۃ بلغنا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان بعد ذٰلک یحث علی الصدقۃ وینھی عن المثلۃ وبمعناہ لابن ابی شیبۃ والطحاوی عن عمران فی الحدیث المار یعنی کم کوئی خطبہ ہوگا جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم صدقہ کا حکم اور مثلہ سے ممانعت نہ فرماتے ہوں۔

حدیث ۳۶:- طبرانی کبیر میں حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تمثلوا بعباد اللہ اللہ کے بندوں کو مثلہ نہ کرو۔

حدیث ۳۷ و ۳۸:- ابن عساکر و ابن النجار حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابن ابی شیبہ مصنف میں عطا سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا امثل بہ فیمثل اللہ بی یوم القیمۃ حاصل یہ کہ جو یہاں مثلہ کرے گا روز قیامت اسے اللہ تعالےٰ مثلہ بنائے گا۔

حدیث ۳۹:- بیہقی سنن میں صالح بن کیسان سے حدیث طویل میں راوی حضرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو سپہ سالاری پر بھیجتے وقت وصیت میں فرمایا لا تغدر ولا تمثل ولا تجبن ولا تغلل نہ عہد توڑنا نہ مثلہ کرنا نہ بزدلی نہ خیانت۔

حدیث ۴۰:- کتاب الفتوح میں متعدد شیوخ سے راوی امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے صوبہ ملک یمامہ مہاجرین ابی امیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرمان بھیجا

جس میں ارشاد ہے ایاك والمثلة فی الناس فانها مأثم و منفرة الافی قصاص لوگوں کو مثلہ کرنے سے بچو کہ وہ گناہ ہے اور نفرت دلانے والا مگر قصاص وعوض میں۔ اللہ اکبر جب چوپاؤں سے مثلہ حرام چوپائے درکنار کھٹملے کتے سے ناجائز کتے سے بھی گزرے حربی کافر سے بھی منع تو مسلمان کا خود اپنے مونھ کے ساتھ مثلہ کرنا کس درجہ اشد حرام وموجب لعنت وانتقام ہے والعیاذ باللہ تعالٰے ❊

حدیث ۴۱:۔ طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں من مثل بالشعر فلیس له عند الله خلاق جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اسکا کچھ حصہ نہیں والعیاذ باللہ رب العالمین۔ یہ حدیث خاص مسئلہ مو میں ہے بالوں کا مثلہ یہی جو کلمات آئمہ سے مذکور ہوا کہ عورت سر کے بال منڈائے یا مرد داڑھی یا مرد خواہ عورت بھنویں کما یفعله کفرة الهند فی الحداد یا سیاہ خضاب کرے کما فی المناوی والعزیزی والحفنی شروح الجامع الصغیر یہ سب صورتیں مثلہ مو میں داخل ہیں اور سب حرام ❊

دلیل دوم :۔ داڑھی منڈانا زنانی صورت بننا اور عورتوں سے تشبہ پیدا کرنا ہے اور مرد کو عورت عورت کو مرد سے کسی لباس وضع چال ڈھال میں بھی تشبہ حرام نہ کہ خاص صورت وبدن میں۔ ظاہر ہے کہ عورت ومرد کا جسم ظاہر میں مابہ الامتیاز یہی چوٹی اور داڑھی ہے اسی طرف تسبیح ملائکہ میں اشارہ وارد ہوا امام زیلعی تبیین الحقائق علامہ اتقانی غایۃ البیان علامہ طوری تکملہ بحر سب علما کتاب الجنایات اور امام حجۃ الاسلام محمد غزالی کیمیائے سعادت میں ذکر کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الله ملئکة تسبیحهم سبحٰن من زین الرجال باللحی والنساء بالقرون وانذ وا ... لیس عند الاتقانی فی نسختی لفظ القرون بیشک اللہ تعالٰے عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں جن کی تسبیح یہ ہے پاکی ہے اسے جس نے مردوں کو زینت دی داڑھیوں سے اور عورتوں کو گیسوؤں سے۔ بلکہ داڑھی چوٹی سے بھی زیادہ وجہ امتیاز ہے کہ مرد چوٹی بنا سکتا ہے اور عورت داڑھی نہیں نکال سکتی ولہذا لحص ۵۰ و ۵۱ ... ابن جلیلین قوت واحیا میں فرماتے ہیں

اللحیۃ من تمام خلق الرجال وبھا تمیز الرجال من النساء فی ظاھر الخلق۔ داڑھی آفرنیش مرد کی تمامی سے ہے اور اسی سے متمیز ہوتے ہیں مرد عورتوں سے ظاہری صورت میں لاجرم بزازیہ و درمختار وردالمحتار کے نصوص گزرے کہ عورت کو موئے سر مرد کو داڑھی کا قطع کرنا حرام ہے کہ اس میں ایک دوسرے سے تشبہ ہے ؛

نص ۵۲ : سیدی عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہٗ القدسی حدیقۂ ندیہ شرح طریقۂ محمدیہ میں فرماتے ہیں الحکمۃ فی تحریم تشبہ الرجل بالمراۃ تشبہ المراۃ بالرجل انھما مغیران لخلق اللہ مرد عورت کا باہم تشبہ حرام ہونے کی حکمت یہ ہے کہ وہ دونوں اس میں خدا کی بنائی چیز بدلتے ہیں ۔ یہ اشارہ ہے اسی آیۂ کریمہ فلیغیرن خلق اللہ کی طرف تو یہ آیت تھی اب بتوفیق اللہ تعالٰے احادیث لیجئے ؛

حدیث ۴۲ : امام احمد و دارمی و بخاری و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و طبرانی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے راوی حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال اللہ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کی وضع بنائیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی ۔ طبرانی کی روایت میں یوں ہے ان امراۃ مرت علٰی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم متقلدۃ قوسا فقال لعن اللہ المتشبھات من النساء بالرجال والمتشبھین من الرجال بالنساء حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے سامنے ایک عورت شانے پر کمان لٹکائے گذری فرمایا اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں اور ان مردوں پر جو زنانی ؛

حدیث ۴۳ : بخاری ابوداؤد و ترمذی انہیں سے راوی لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوھم من بیوتکم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں اور مردانی عورتوں پر اور فرمایا انہیں اپنے گھروں سے نکال دو ؛

حدیث ۴۴ : بخاری ابوداؤد ۔ ابن ماجہ ام سلمہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے راوی رسول اللہ

صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اخرجوا المخنثین من بیوتکم زنانوں کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔

حدیث ۴۵:۔ ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجل یلبس لبسۃ المرأۃ والمرأۃ تلبس لبسۃ الرجل رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس مرد پر کہ عورت کا پہناوا پہنے اور اس عورت پر کہ مرد کا۔

حدیث ۴۶:۔ ابو داؤد بسند حسن عبداللہ بن ابی ملیکہ سے راوی قال قیل لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان امرأۃ تلبس النعل قالت لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجلۃ من النسآء ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے عرض کی گئی کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے۔ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

حدیث ۴۷:۔ امام احمد بسند صحیح ایک تابعی ہذیلی سے راوی میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا ایک عورت کمان لٹکائے مردانی چال چلتی سامنے سے گذری عبداللہ نے پوچھا یہ کون ہے میں نے کہا ام سعید دختر ابوجہل۔ فرمایا میں نے سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا لیس منا من تشبہ بالرجال من النساء ولا من تشبہ بالنساء من الرجال ہمارے گروہ سے نہیں وہ عورت کہ مردوں سے تشبہ کرے اور نہ وہ مرد کہ عورتوں سے۔ ورواہ الطبرانی عن عبداللہ مختصراً۔

حدیث ۴۸:۔ امام احمد بسند حسن اور عبدالرزاق مصنف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مخنثی الرجال الذین یتشبھون بالنساء والمترجلات من النساء والمتشبھات بالرجال وراکب الفلاۃ وحدہٗ[1] رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنیں اور مردانی عورتوں پر جو مرد وں کی شکل بنیں اور جنگل کے اکیلے سوار کو یعنی جو خطر کی حالت میں تنہا سفر

---

[1] وفی طریقہ لاحمد وروایۃ عبدالرزاق بعد ھذا والمتبتلین الذین یقولون لانتزوج والتبتلات اللاتی یقلن ذلک وراکب الفلاۃ وحدہ کا البائتۃ وحدہ ۱۲ منہ۔

سفر کو جائے۔

حدیث ۴۹:۔ طبرانی کبیر میں بسند صالح حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلٰثۃ لا یدخلون الجنۃ ابدا الدیوث والرجلۃ من النساء ومدمن الخمر تین شخص جنت میں کبھی نہ جائیں گے دیوث اور مردانی عورت اور شراب کا عادی۔

حدیث ۵۰:۔ احمد نسائی حاکم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلٰثۃ لا ینظر اللہ الیھم یوم القیٰمۃ العاق لوالدیہ والمرأۃ المترجلۃ المتشبھۃ بالرجال والدیوث تین شخصوں پر اللہ تعالٰی روز قیامت نظر رحمت نہ فرمائے گا ماں باپ کا نافرمان اور مردانی عورت مردوں کی وضع بنانے والی اور دیوث۔

حدیث ۵۱:۔ نسائی سنن اور بزاز اور حاکم مستدرک اور بیہقی شعب الایمان میں ان سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلٰثۃ لا یدخلون الجنۃ العاق لوالدیہ والدیوث ورجلۃ النساء تین شخص جنت میں نہ جائیں گے ماں باپ سے عاق اور دیوث اور مردانی عورت۔

حدیث ۵۲:۔ بیہقی شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اربعۃ یصبحون فی غضب اللہ ویمسون فی غضب اللہ المتشبھون من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال والذی یاتی البھیمۃ والذی یاتی بالرجل چار شخص صبح کریں تو اللہ کے غضب میں شام کریں تو اللہ کے غضب میں زنانی وضع والے مرد اور مردانی وضع والی عورتیں اور جو چوپائے سے جماع کرے اور اغلامی۔

حدیث ۵۳:۔ طبرانی کبیر میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی اربعۃ لعنھم اللہ فوق عرشہ وامنت علیھم ملٰئکۃ الذی یحصن نفسہ عن النساء ولا یتزوج ولا تیسری لئلا یولد لہ والرجل تشبہ بالنساء وقد خلقہ اللہ ذکرا والمرأۃ تتشبہ

ؔ ھذا او عید آخر غیر ما فی قرینۃ فالظاھر تعدد الورد لا تغییر العبارۃ من الصحابی اور ادلبعدہ واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منہ۔

بالرجال وقد خلقها اللہ انثی و مضل المسکین وفی اخری لہ عنہ اربعۃ لعنوا فی الدنیا والاخرۃ وامنت الملئکۃ رجل جعلہ اللہ ذکرا وانث نفسہ وتشبہ بالنساء وامرأۃ جعلہا اللہ انثی فتذکرت و تشبہت بالرجال والذی یضل الاعمی ورجل حصور ولم یجعل اللہ حصورا الا یحیی بن ذکریا حاصل یہ کہ چار شخصوں پر اللہ عزوجل نے بالائے عرش سے دنیا وآخرت میں لعنت بھیجی اوران کی ملعونی پر فرشتوں نے آمین کہی وہ مرد جسے خدا نے نر بنایا اور وہ مادہ بنے عورتوں کی وضع بنائے اور عورت جسے خدا نے مادہ بنایا اور وہ نر بنے مردانی وضع اختیار کرے اور اندھے کو بہکانے یا مسکین کو راستہ بھلانیوالا اور وہ جو اولاد ہونے کے خوف سے نہ نکاح کرے نہ کنیز حلال رکھے راہبان نصاری کی طرح بن بنے:

حدیث ۵۴ :- ابن عساکر ابن صالح وہ اپنے بعض شیوخ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ والملئکۃ رجلا تانث وامرأۃ تذکر اللہ عزوجل اور فرشتوں نے لعنت کی اس مرد پر جو عورت بنے اور اس عورت پر جو مرد۔ والعیاذ باللہ رب العلمین

دلیل سوم :- داڑھی منڈانا کتروانا شعار کفار میں ان سے تشبہ ہے اور وہ حرام ہے:

تنبیہ ہشتم کی متعدد احادیث سے گزرا کہ یہ خصلت شنیعہ مجوس ویہود ومشرکین کی ہے اور نہم کے نصوص عدیدہ ہیں کہ مجوسیوں یہودیوں ہندوؤں فرنگیوں کی اور حدیث اول وسوم وچہارم میں گذرا کہ مشرکوں کا خلاف کرو یہودیوں کی صورت نہ بنو اہل کتاب کی مخالفت کرو:

نص ۵۳ تا ۵۵ :- لمعات سے گزرا کہ داڑھی باندھنے والے سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی بیزاری اس وجہ سے ظاہر فرمائی کہ اس میں بے دینوں سے تشبہ ہے علامہ طیبی وعلامہ طاہر سے گزرا کہ وجہ نہی مشابہت کفار ہے:

نص ۵۶ و ۵۷ :- بدائع امام ملک العلماء وشرح منسک متوسط میں ہے حلق اللحیۃ تشبہ بالنصاری داڑھی منڈانی نصاری کی سی صورت بنانی ہے:

نص ۵۸ :- جیسے درمختار میں فرمایا داڑھی نہ رکھنا یہود وہنود کا کام ہے علامہ طحاوی نے فرمایا والتشبہ بھم حرام اور ان سے تشبہ حرام ہے:

نص ۵۹ و ۶۰ :- [illegible] علامہ عبد الغنی حاشیہ درر وغرر پھر علامہ عبد الغنی بن اسمٰعیل

حاشیۂ طریقۂ محمدیہ نوع ثامن آفات لسان میں فرماتے ہیں پس زی الافرنج کفر علی الصحیح اھ مختصراً فرنگیوں کی وضع پہننی صحیح مذہب میں کفر ہے۔

حدیث ۵۵: بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرام ومبتغ فی الاسلام سنۃ الجاھلیۃ ومطلب دم امرئ بغیر حق لیھریق دمہ اللہ عزوجل کے سب سے زیادہ تین شخص دشمن ہیں حرم شریف میں الحاد ونزیادتی کرنے والا اور اسلام میں جاہلیت کی سنت چاہنے والا اور ناحق کسی کی خونریزی کے لئے اس کے قتل کی تلاش میں رہنے والا۔ علامہ طیبی سے مجمع البحار میں ہے اذا ترتب ھذا الوعید علی طلبہ فعلی المباشر اولیٰ جب سنت جاہلیت کی طلب پر یہ وعید ہے تو برتنے والا بدرجۂ اولیٰ۔

حدیث ۵۶ و ۵۷: بخاری تعلیقا اور احمد و ابو یعلیٰ و طبرانی کاملاً حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے اور جملہ اخیرہ ابو داؤد ان سے اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حضرت حذیفہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جعل الذل والصغار علی من خالف امری ومن تشبہ بقوم فھو منھم رکھی گئی ذلت اور خواری اس پر جو میرے حکم کا خلاف کرے اور جو کسی قوم سے تشبہ کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ علامہ طیبی سے مجمع وغیرہ میں ہے ای من تشبہ بالکفار فی اللباس وغیرہ فھو منھم اھ باختصار یعنی جو کافروں سے لباس وغیرہ میں مشابہت کرے وہ انہیں کافروں میں سے ہے۔

حدیث ۵۸: ترمذی و طبرانی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من تشبہ بغیرنا لا تشبھوا بالیھود ولا بالنصاریٰ فان تسلیم الیھود الاشارۃ بالاصابع وتسلیم النصاریٰ الاشارۃ بالاکف ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے تشبہ کرے نہ یہود سے تشبہ کرو نہ نصرانیوں سے کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے اور نصاریٰ کا ہتھیلیوں سے۔

حدیث ۵۹ :۔ مسند الفردوس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من عمل بسنة غیرنا جو ہمارے غیر کی سنت پر عمل کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔

حدیث ۶۰ :۔ ابن حبان اپنی صحیح میں ابو عثمٰن سے راوی ہمارے پاس پیشگاہ خلافت فاروقی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمان والا شرف صدور لایا جس میں ارشاد ہے ایاکم وزی الاعاجم پارسیوں کی وضع سے دور رہو۔

تذییل حدیث ۶۱ :۔ ابن ماجہ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں من لم یعمل بسنتی فلیس منی جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔

حدیث ۶۲ :۔ ابن عساکر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں من رغب عن سنتی فلیس منی جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرے گروہ سے نہیں۔

حدیث ۶۳ :۔ خطیب حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں من خالف سنتی فلیس منی جو میری سنت کا خلاف کرے وہ میرے زمرہ سے نہیں۔

حدیث ۶۴ :۔ ابن عساکر حضرت ابن الفاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ بسنتی فھو منی ومن رغب عن سنتی فلیس منی جو میری سنت اختیار کرے وہ میرا اور جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرا نہیں۔

حدیث ۶۵ :۔ بیہقی شعب میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہما سے بسند صحیح راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لکل شرۃ ولکل شرۃ فترۃ فمن کانت فترتہ الی سنتی فقد اھتدی ومن کانت الی غیر ذٰلک فقد ھلک یعنی ہر کام کا ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش کو ایک فتور تو جو فتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے

ہدایت پائے اور جو دوسری جانب ہو ہلاک ہو جائے ربنا بقدرتک علینا و عجزنا لدیک و بغناک عنا وفاقتنا الیک لا تھلکنا بذنوبنا ولا تواخذنا بما علمنا ولا تجعلنا فتنۃ للقوم الظلمین ربنا انک رؤف الرحیم اٰمین والحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا و مولانا محمد شفیع المذنبین واٰلہ وصحبہ اجمعین اٰمین ؛

خاتمہ

رزقنا اللہ حسنہا اب کہ بحمد اللہ تعالٰی کلام اپنے منتہٰی کو پہنچا اکثر ابنائے زمان کی ہمت اور دین وعلم کی جانب رغبت معلوم کسی دینی تحریر کے چند ورق دیکھنے بھی ان پر گراں اور داستانوں دیوانوں کے دفتر الٹ جائیں سیری کہاں لہذا ہم بعض مضامین میں رسالہ کا ایک جدول میں خلاصہ لکھتے ہیں جنہیں اللہ ورسول پر ایمان اور روز قیامت پر ایقان ہے ملاحظہ کریں کہ قرآن وحدیث و نصوص آئمہ وعلمائے کرام قدیم وحدیث میں داڑھی منڈانے کتروانے پر کیا کیا ہولناک سزائیں وعیدیں مذمتیں تہدیدیں وارد ہیں ایمانی نگاہ کو یہ جدول ہی کافی اور جو تفصیل چاہے تو یہ فتویٰ وافی اب جس میں عذاب الٰہی کی طاقت ہو نیچریان عنود کی بات سنے مجوس وہنود کی صورت بنے ان جانگزا آفتوں کو گوارہ کرے اور جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے محبت ہو اپنا منہ اسلامی بنائے شعائر اللہ کی حرمت بجالائے شعائر اللہ کی حرمت بجالائے شعار کفر سے کنارہ کرے واللہ الھادی وولی الایادی ؛

جدول اُن سزاؤں وعیدوں مذمتوں کی جو داڑھی منڈانے کتروانے والوں کے حق میں آیات واحادیث و نصوص مذکورہ سے ثابت ہیں

نمبر شمار	سزا و مذمت	فرمان عدالت	میزان قرآنین
۱	اللہ ورسول کے نافرمان ہیں جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔	۵ و ۹ آیات ۱۔۲۔۷۔۸۔۱۳۔۱۵ تا ۱۸۔۳۲ حدیث ۱ تا ۱۰۔۱۹ تا ۳۸۔۴۰۔۵۸	۴۱

شمار	سزا و مذمت	فرمان عدالت	میزان فرامین
۲	شیطان لعین کے محکوم ہیں۔	آیت ۵۔	۱
۳	سخت احمق ہیں۔	آیت ۱۰ نص ۱۸ و ۱۹۔	۳
۴	اللہ ان سے بیزار ہے۔	آیت ۱۲۔	۱
۵	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیزار ہیں۔	حدیث ۱۱ و ۱۳	۲
۶	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی صورت دیکھنے سے کراہت آتی ہے۔	حدیث ۱۰۔	۱
۷	یہودی صورت ہیں۔	حدیث ۳ و ۴ نص ۱ تا ۵	۴
۸	نصرانی وضع ہیں فرنگیوں سے مشابہ ہیں۔	حدیث ۴ نص ۱ تا ۵۔ ۱۳ تا ۱۷۔ ۳۶۔ ۵۶۔ ۵۷	۱۴
۹	مجوس کے پیرو ہیں	حدیث ۲ و ۶ نص ۱ تا ۵۔ ۱۳ تا ۱۷	۱۲
۱۰	ہندوؤں کی صورت مشرکین کی سیرت ہیں۔	حدیث ۱ نص ۱ تا ۵۔ ۱۳ تا ۱۷۔ ۳۴۔ ۳۶	۱۳
۱۱	مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گروہ سے نہیں	حدیث ۴۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۱ تا ۶۴	۷
۱۲	انہیں اپنے ہم صورتوں نصاریٰ و یہود و مجوس و ہنود کے گروہ سے ہیں۔	حدیث ۵۶۔ ۵۷	۲
۱۳	واجب التعزیر ہیں شہر بدر کرنیکے قابل ہیں	حدیث ۴۳۔ ۴۴ نص ۶ تا ۱۲	۹
۱۴	مبدلین فطرت ہیں مغیر خلق اللہ ہیں۔	نص ۱۸۔ ۱۹۔ ۳۵۔ ۳۸ تا ۴۹۔ ۵۲	۱۶
۱۵	زنانے مخنث ہیں۔	حدیث ۴۳۔ ۴۸ نص ۱ تا ۵	[illegible]
۱۶	خدا کے عہد شکن ہیں	حدیث ۲۱	۱
۱۷	ذلیل و خوار ہیں	حدیث ۵۶۔ ۵۷	۲
۱۸	گھنونے قابل نفرت ہیں۔	حدیث ۴۰۔	۱
۱۹	مردود الشہادت ہیں	حدیث ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵	۳
۲۰	پورے اسلام میں داخل نہ ہوئے	آیت ۱۸	۱

نمبر شمار	سزا و مذمت	فرمان عدالت	میزان قرائن
۲۱	ہلاکت میں ہیں مستحق بربادی ہیں	آیت ۱۸۔ حدیث ۶۵	۲
۲۲	دین میں بے بہرہ آخرت میں بے نصیب ہیں	حدیث ۱۶۔ ۱۷۔ ۴۱	۳
۲۳	عذاب الٰہی کے منتظر	آیت ۱۸	۱
۲۴	اللہ عزوجل کو سخت دشمن و مبغوض ہیں	حدیث ۵۵	۱
۲۵	صبح ہیں تو اللہ کے غضب میں شام ہیں تو اللہ کے غضب میں	حدیث ۵۳	۱
۲۶	قیامت کے دن ان کی صورتیں بگاڑی جائیگی	حدیث ۳۷۔ ۳۸	۲
۲۷	اللہ و رسول کے ملعون ہیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اللہ و ملائکہ و بشر سب کی ان پر لعنت ہے فرشتوں نے ان کے لعنتی ہونے پر آمین کہی	ہشت احادیث ۱۸۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۸۔ ۵۳۔ ۵۴	۸
۲۸	اللہ تعالیٰ ان پر نظر رحمت نہ فرمائیگا	حدیث ۵۰	۱
۲۹	وہ بہشت میں نہ جائیں گے۔	حدیث ۴۹۔ ۵۱	۲
۳۰	اللہ عزوجل انہیں جہنم میں ڈالیگا والعیاذ باللہ تعالیٰ۔	آیت ۱۴	۱

الحمد للہ یہ مختصر رسالہ جس میں علاوہ زوائد کے اصل مقصد میں اٹھارہ [۱۸]
آیتوں بہتر [۷۲] حدیثوں ساٹھ [۶۰] ارشادات علماء جملہ ڈیڑھ سو [۱۵۰] نصوص سے باطل
کا ازہاق حق کا احقاق کیا۔ غرۂ رجب روز جمعہ مبارکہ سنہ ۱۳۰۵ ہجریہ
قدسیہ کو قمر التمام و بدر سماء اختتام اور بلحاظ تاریخ **لمعۃ الضحیٰ
فی اعفاء اللحیٰ** نام ہوا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ و سراج افقہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ

اجمعین آمین۔ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم ؛

کتبـــــــــــــــہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ

بحمدن المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ
عبد المصطفٰی احمد رضا خاں

ما احسن ہذا التحریر العزیز التحریر ؛ الذی حررہ مولانا النحریر ؛ وقد اصاب فی الجواب واتی فیہ لشئی عجاب ؛ لیسر منہ اولوا النہی ؛ ولا یتانث بعد اولوا اللحی۔ لانہ اذا انبت القرطاس الیابس سطورا وابقی ؛ فاولی ان ینبت الخد الرطب شعورا فتبقی ؛ کیف لا وقد رفع ہذہ الضامین الحارۃ الاعذار الباردۃ لمن یحقہم مرض حلق اللحی ؛ وقد تبین مفاسدہ کالشمس فی الضحی ؛ اللاتی فیہا اقشعرار لمن یخاف عذاب ربہ ویخشیٰہ واضطرار الی الحلق لمن یبعد النفس عن الہویٰ وینہیٰ ؛ فعجب غایۃ العجب من ذی الشعور الصحیح الذی لیس لہ داء من الثعلب والحیۃ ؛ وقد اصبح بمرض اللحیۃ ؛ التی ہی زینۃ للرجل ومحاسن ؛ ولذا یقال لہا المحاسن ؛ فمن ہذہ الوجوہ وجوہ من اطالہا حمراء فی الاولیٰ ؛ وبیضاء فی الاخریٰ ؛ ووجوہ من ازالہا صفراء فی الدنیا ؛ وسوداء فی العقبیٰ ؛ صاننا اللہ تعالےٰ عن سواد الوجہ فی الدارین ؛ ورزقنا اتباع سنۃ رسول الثقلین ؛ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ وعلماء ملتہ واولیاء امتہ فی الیوم الاظہر واللیل الدجی ؛ صلوۃ دائمۃ متوالیۃ وسلاما متکاثرا متعاقبا لا تعدو لا تحصےٰ ؛

کتبـــــــــــــــہ عبدہ العاصی سلطان احمد البریلوی عفی عنہ

۱۳ ۱۵

۱۳۰۹
سلطان محمد
خان احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحٰن من زین الرجال باللحی ؛ وجعل شعار اہل الشعور والنہی ؛ ومیزۃ الفحول من

الانثی والخنثی وانفضل الصلوات ÷ واکمل التحیات ÷ وازکی تسلیمات ÷ وانمی البرکات ÷ علی اشرف البرایا ÷ مستوقف المطایا محمد المبعوث ھدی للناس مبشرا ونذیرا ÷ وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا ÷ کث اللحیۃ نملؤ صدرہ المتلا لی المجلی بوعلی الہ واصحابہ الذین شعورھم وشعارھم شعریا سماء العلی ÷ اما بعد فان ھذا التحریر العزیز حری بان یھز اُیشن ورالابرنی فیہ جواھر غالیۃ تسربہ الخواطر ÷ وصد الّٔ رائقۃ تقربہ النواظر ولا غرولانہ انموذج من نتائج افکار الجھبذ السمیع ÷ الاحوذی البارع البحر المعظم والبحر العطمطم ÷ حسن محاسن الملۃ الزھراء ÷ الذی افتخر بہ العلم والمجد والزکا ÷ وسما علی اقرانہ بالحمد والنقی والعلی ÷ جعلہ اللہ عبد المصطفاہ ÷ فنال من حبیبہ احمد رضاہ ÷ فما کان الاسرع من الوجا ÷ اذاتی فی لحۃ بلمعۃ الضحی ÷ فامسی الدھریۃ لامعا والضحی ÷ ھزم الفتنۃ ویداہ تحت ثیابہ ÷ وقیل البدعۃ وسیفہ فی جرابہ ÷ اقام علی الولید البلید الحاقد العظمیٰ ÷ والطامۃ الکبری ÷ وخمش فی خدود حلاودہ ÷ وخدش فی عذار اعذارہ ÷ فاستقص الحدود وبرد الاعذار ÷ فبعد الی این الفرار ÷ وبای حدیث بعدہ یومنون ÷ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ÷ فطوبی وطوبی لمن تبع الھدی ÷ واولی فاولی لمن اتبع الھوی ÷ فقد قال جل وعلا ÷ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ و یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا ÷ فیا ایھا الشقی المرید المریض بحلق اللحی ÷ الذی ادار علی عذار ذکورتہ بالحلق الرحی ÷ اصابتک حالقۃ الدین بوفاق المار دین من الیھود العنود ÷ والمجوس والھنود ÷ وسائر المشرکین ÷ وخلاف المسلمین ÷ بل والمرسلین ÷ بل وخاتم النبیین ÷ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیھم اجمعین فالحذر الحذر یا من تنشر ÷ وکاوان یتنصر ÷ من حر نار وسقر ÷ لواحۃ للبشر لا تبقی ولا تذر ÷ ومن انذر فقد اعذر ÷ واللہ اکبر علی من عناد تکبر ÷ وعصی وتجبر ومثل بالشعر وانا عبد الضعیف محمد المعروف بحامد رضا رزقہ اللہ شرعۃ الشریعۃ وشعرتھا واصلح عملہ واعطاہ حلیۃ التقی والرضا آمین آمین بجاہ النبی الامین المکین فصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ الطیبین واصحابہ الطاھرین برحمتک یا ارحم الراحمین وکان ذلک المنتصف رجب المرجب سنۃ ۱۳۱۵ھ ÷ محمد حامد رضا خان محمدی سنی حنفی قادری

ع‍ه تخلص بہ اولاحضرۃ الوالد ماجد ۱۲ منہ ÷ ع‍ه اشارۃ الی اسم جدنا الامجد خاتمۃ المحققین حضرۃ المولوی محمد نقی علیخان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ منہ ÷ ع‍ه اشارۃ الی اسم جدی حضرۃ قدوۃ الاولیاء مولانا المولوی الشاہ محمد رضا علی خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ منہ ÷ للع‍ه اشارۃ الی اسم الی کبد ماتۃ الحاضرۃ امام اہل السنۃ دامت برکاتھم العالیۃ ۱۲ منہ ÷

حامدًا و مصلیًا

ہر شخص کو یہ بات معلوم ہے کہ ہر مخلوق اپنے حاکم کی اطاعت و فرمانبرداری کے سبب اسکا مقبول اسکا منظور نظر ہوکر ذی فہم ذی تمیز ہر دلعزیز سمجھا جاتا ہے ہم معاشر مسلمین کا سر تاج و آقا جاتی ہم بیکسوں کا سہارا نجات آخرت کا وسیلہ غفران کا حیلہ ہمارے ارزاق ہماری حیات ہماری کل کائنات کیا جملہ کائنات کا مو جب ہمارا قافلہ سالار ہمارا اعلیٰ سردار ہمارا بشیر و نذیر ہمارا بے ہمتا ممتنع النظیر رفیع الشان سلطان ہمارا عالم پناہ بادشاہ جس کی رفعت کمال و کمال رفعت سے بجز حضرت واجب الوجود ممکن کا آگاہ ہونا ناممکن اللہم صل وسلم وبارک علیہ وعلیٰ الہٖ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ ہمارے ایسے عظیم الشان سلطانِ عالم جانِ عالم جانان عالم کے اہل بیت مطہر و مکرم اسکے جلیل القدر چاروں وزیر اعظم جو ملت منیف و دین حنیف کے معین د ممد و محافظ و ناصر قیام نظام آئین اسلام کے اربع عناصر اس کے ممالک کے صوبہ دار اس کے فوجی عدالتی سردار اسکے خطبا نقبا اس کے منشی خطوط نویس خطوط رساں اس کے ایک لاکھ چوبیس ہزار خاص نظارۂ جمال کے شرف اندوز وغیرہم جس امر اہم کے عامل رہے ہوں ہم اسے بے پروائی یا حقارت کے باعث محض مرافقت و موافقت و مخالفت یا ان کی مطابعت و مشابہت کے لئے چھوڑ دیں۔

وقطع نظر اسکے کہ ہمارے بادشاہ کا حکم یا احکام اس عمل کی پابندی کی نسبت صادر ہو چکے، حیف.....

اور ہزار حیف ہر گاہ مخالف ہمارے اور ہمارے موافق کی برائے نام مشابہت ناگوار تو ہمکو بدرجہ اولیٰ شائبہ شبہ عار ہونا سزاوار نہ معلوم صفایا کرنے والوں کا منشا اس سے بصورت امارد رہنا ہے یا ہمشکل مخنث یا اندراج افراد مونث ذرا گریبان میں مونھ ڈالیں دیکھیں کہ یہ صورت اس عمر میں ان کو پھبتی ہے یا صرف پھبتی شکل ثانی میں کوئی کمال جمال یا اظہار کمال نقص ہیئت ثالث میں کونسا خط و کیف حاصل ہو سکتا ہے بہر کیف اس مفید رسالہ میں جو کچھ اس فریق کے واسطے جامعیت کے ساتھ لکھا انتہا درجہ کا محقق اور محض فیضانِ حق ہے فھو الحق المطاع والحق ان الحق احق بالاتباع لقد اجاد ھذا الحبر المتوقد النقاد فیما اجاب وانا ض وانا د۔ واللہ الھادی الی سبیل الرشاد۔ کتبہٗ افقر العباد عبدہ النعمانی اوصلہ اللہ سبحنہ الی اقصی الامانی بحرمۃ السبع المثانی ۔

محمد عبد الجلیل نعمانی

سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۶۲

نام کتاب ـــــــــــ

مصنف ـــــــــــ اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر ـــــــــــ رضا اکیڈمی ۲۶، کامبیکر اسٹریٹ بمبئی ۳

سن اشاعت ـــــــــــ سنہ ۱۴۱۸ھ سنہ ۱۹۹۸ء

طباعت ـــــــــــ رضا آفسٹ بمبئی ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ چند

ہم اہلِ سنت کیلئے یہ بات بڑی شرم کی ہے کہ سیدنا سرکار اعلیٰحضرت امام اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ۶۸ سالہ عمر شریف میں جو سرمایۂ علم و فن چھوڑا تھا، آج ان کے وصال کو ۸۰ سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور ہم ان کی خدمات کو دنیا کے سامنے پیش بھی نہ کر سکے۔ ہاں ہمارے اکابر حضور مفتی اعظم، حضرت صدر الشریعہ اور مولانا حسنین رضا خاں ابن استاذ زمن مولانا حسن رضا خاں، منشی لعل محمد مدراسی، قاضی عبدالوحید فردوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ نے اعلیٰحضرت کی جتنی تصانیف شائع کی ہیں وہ ہمیشہ یاد رہیں گی کیوں کہ ان سے پہلے کسی نے اعلیٰحضرت پر کوئی کام ہی نہیں کیا ہے۔ پھر کافی زمانہ تک خاموشی چھائی رہی اور تصانیفِ اعلیٰحضرت کو شائع کرنے میں ہم اہلِ سنت سُست رہے اور ہماری توجہ جلسوں، کانفرنسوں کی طرف زیادہ ہوگئی۔ ابھی چند سالوں سے الحمدُ للہ پھر بیداری پیدا ہوئی ہے اور تصانیف اعلیٰحضرت کو شائع کرنے کا سلسلہ پھر زور و شور سے شروع ہو گیا ہے ہندوستان اور پاکستان کے بعض ادارے جیسے "المجمع الاسلامی مبارکپور"۔ "جامعہ نظامیہ لاہور" "ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی" اور "رضا اکیڈمی مانچسٹر" قابلِ ذکر ہیں۔

رضا اکیڈمی پر سیدنا سرکار حضور مفتی اعظم کا کرم خاص ہے کہ اس نے اب تک ۱۱۶ رکتابیں شائع کر چکی ہے اور اب ۱۰۰ رکتابیں وہ بھی صرف اعلیٰحضرت کی شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ انھیں کتابوں میں سے ایک کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ۱۰۰ رکتابوں کا جمع کرنا بھی بڑا مسئلہ تھا لیکن نبیرۂ اعلیٰحضرت حضرت مولینا محمد توصیف رضا خاں صاحب، مولانا محمد شرف قادری صاحب لاہور، مولانا محمد شہاب الدین رضوی صاحب، مولانا عبدالستار ہمدانی صاحب، جناب محمد علی رضوی صاحب وغیرہ نے ہمارا تعاون کیا۔ ان کتابوں کا اجرا ۱۰ رشوال ۱۴۱۸ھ کو بمبئی میں ہوگا۔ اس میں رضا اکیڈمی کی جانب سے نائب حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی، بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب مبارکپوری، حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب ناگپوری، حضرت علامہ ارشد القادری صاحب، اور حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین صاحب امجدی کو ان کی دینی و مذہبی اور مسلکِ اعلیٰحضرت کی ترویج و اشاعت میں نمایاں خدمات پر "امام احمد رضا ایوارڈ" پیش کیا جائے گا۔

دُعا فرمائیں کہ رب تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم اراکینِ رضا اکیڈمی کو مسلکِ اعلیٰحضرت کا سچا و پکا خادم بنائے۔

اسیرِ مفتیٔ اعظم

محمد سعید نوری

بانی و سکریٹری جنرل رضا اکیڈمی۔ ۲۵ ر رمضان المبارک ۱۴۱۸ ہجری

دُرود شریف

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ